

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا



مَطْبَعَةُ الْمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ
مَطْبَعَةُ الْمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ الْمَدِينَةِ

۸۶۷۶	دفعہ نمبر
۲ الف ۲۲	فہرست نمبر
	تاریخ نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد بن عبد اللہ کو عالم کا پروردگار تو اور درود و سلام اوس نبی پر جو سب نبیوں کا سرور ہے بعد از ان عباس بن نصر علی المورخ
بن فضل اللہ علامۃ الجاحمی غفر اللہ لہم کتاب کو کہ سنہ بارہ سو گچاس چہری میں جب میرے بھائی قاسم علی نے کہ کتاب
سنجی و شجاع و مجاہد تھا اور میری والدہ نے انتقال کیا میں نے کتاب قاتل الاخبار کو کہ امام حجاز الاسلام ابو حامد محمد بن محمد
الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے موت کے احوال میں تصنیف کی تھی منقول عربی سے سلیس اردو میں ترجمہ کیا تا فائدہ
اوسکا نام ہو جائے اور ثواب و سکائے اون دونوں کی روغن کو بخشا اور شخص اس کتاب فائدہ پائے اور
نفع اٹھائے اوس امید ہو کہ اس مخموم کو اور اون دونوں مرحوم کو اپنی دعا سے محروم نہ کرے اور اصل کتاب میں
میں نے کچھ کمی و بیشی نہیں کی مگر بعض جگہوں میں بضرورت یا بقصد اختصار اور نام اس جسے کا صبیح کا ستارہ ہو
اس واسطے کہ یہ نام بھی آخری ہو کر اور اسمیں آخر وقت کا حال بھی مسطور ہو اور ظن کو اس سے ہدایت بھی حاصل ہوگی انشاء اللہ

پہلا باب نور محمدی کے بیان میں

حدیث میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایک رخت پیدا کیا جس میں چار نشان تھیں سو شجرہ یقین اور سکانام رکھا پھر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے نو کو سفید رختی کے پرے میں دکھایا و س بنانا کر اوس رخت پر تجایا اوس ستر بنار برس اوس پر
نیشہ بھی بعد از ان حیا کا آئینہ پیدا کر کے اوس کے آگے دھرا جب بلاوس نے اوس میں جی صوت و جی نہایت بری
حسین و جمیل فرمایا نیکیل تبہ حق تعالیٰ سے حیا کی اور پانچ دفعہ حق تبارک تعالیٰ کو سجدہ کیا سو ہی سجدہ اوس پر
فرض ہو ق ہو گئے کہ حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی امت کو پانچ وقتہ ناز کا حکم کیا پھر حق تعالیٰ نے
اوس کو رکھیا تب شرم سے وہ بیہوش ہونا ہو گیا سو اوس کے سر کے عرف سے فرشتے پیدا ہوئے اور ہر کے
کے عرف سے عرش کی لوح قلم چاند سورج تارے اور جو کچھ آسمانوں میں ہو اور سینہ کے عرف سے انبیاء

رسول خدا و خدا و علی اور ابرو کے عرق سے سبیل بیان اور کانون کے عرق سے پیو و نصاری و جوس
 وغیرہم کی ارواح اور پشت کے عرق سے بیت المعمور و کعبہ و بیت المقدس اور ساری دنیا کی سچائی زمین اور
 پاؤں کے عرق سے زمین اور سب کچھ تک اور جو کچھ اوس میں ہو کعبہ پیدا ہوا پھر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نور
 میرے جیسے نظر کر سو اوس دیکھا اپنے آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور دہشتے ایک نور اور بائیں ایک
 نور چاروں باری تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر اوس نے شہر ہزار برست مسج کی تب حق تعالیٰ نے اوس سے
 ارواح انبیاء کو پیدا کر کے اوسے لآ اے اللہ محمد رسول اللہ کہلا یا پھر حق سرخ سے ایک قندیل شفاں پیدا کی اور
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کو حیطہ و دنیا میں تھی وی طرح بنا کر قندیل میں رکھا اور تمام روحوں اوس کے گرد
 طواف کیا اور شہر ہزار سال تک تسبیح و تہلیل کی پھر خدای تعالیٰ نے سب کو حکم کیا کہ اوس کی طرف دیکھیں سو جس نے اوس کے
 سر کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا اور جس نے پیشانی کو دیکھا اعیان ہوا اور جس نے ہونو کو دیکھا نقاش ہوا اور جس نے
 کانون کو دیکھا صاحب جمع و صاحب قبال ہوا اور جس نے آنکھوں کو دیکھا حافظ قرآن ہوا اور جس نے خسران کو دیکھا
 سخنی عاقل ہوا اور جس نے بینی کو دیکھا طبیب و عطار ہوا اور جس نے ہونو کو یاد ہونوں کو دیکھا خبر و ہوا اور جس نے مونہ کو
 دیکھا روزہ دار ہوا اور جس نے زبان کو دیکھا پادشاہوں کا قاصد ہوا اور جس نے حلق کو دیکھا واعظ و مؤذن ہوا اور جس نے
 ٹوٹری کو دیکھا جبار و کرناوا ہوا اور جس نے گردن کو دیکھا تاجور ہوا اور جس نے دو لباز و دیکھا تاج زن اور نیزہ باز ہوا
 اور جس نے صرف اہستہ باز و کو دیکھا حجام ہوا اور جس نے صرف بائیں باز و کو دیکھا جلا دہوا اور جس نے دائیں ہتھیلی کو
 دیکھا صراف ہوا جس نے بائیں ہتھیلی کو دیکھا ناپنے جوکنے والا ہوا اور جس نے دونوں ہتھیلیوں کو دیکھا مخفی صاحب
 ہوا اور جس نے دونوں ہاتھوں کی پشت کو دیکھا بخیل ہوا اور جس نے دہشتے ہاتھ کی اوٹھلیو کو دیکھا کاتب ہوا اور جس نے
 بائیں ہاتھ کی اوٹھلیو کو دیکھا درزی ہوا اور جس نے سینہ کو دیکھا عالم و مجتہد ہوا اور جس نے پشت کو دیکھا متلضع اور
 شمع کا طبع ہوا اور جس نے پہلو کو دیکھا غازی ہوا اور جس نے شکم کو دیکھا قانع و زاد ہوا اور جس نے ناف کو دیکھا راکع
 و صاحب ہوا اور جس نے پاؤں کو دیکھا شکاری ہوا اور جس نے قدم کے پیچھے دیکھا براہنے والا ہوا اور جس نے برجائیں کو دیکھا
 سردی ہوا اور جس نے نڈکیا ہونوی و نصرائی و کافر و مکش ہوا اور جانا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے ناز کو لفظ احمد کی صورت
 مقرر کیا قیام اللہ کا نذر اور رکوع سے کے مانند اور سجدہ ہم کے مانند اور نشست وال کے مانند اور طلق کو لفظ محمد
 کی صورت پر پیدا کیا سترم کھٹے کو ال و دونوں ہاتھ سے کے مانند و شکم ہم کے مانند اور دونوں پاؤں وال کے
 مثال در کوئی کافر و کوئی صورت پر ظاہر یا بجا یا کمال صورتیں و کوئی بدل یا بیکلی تمام ہوا پہلا باب شہر مجسم کہتا ہے
 اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا تو سب کو کافر و نبی ہوسے ہو
 اور اس کو کائنات ہو نالازم آتا ہر کون میں نور محمدی اصل تمام شیا کا بنیاد و فروع کے آثار و احکام اصل ہے

جاری ہیں ہوتے ویٹھ سے سبزہ اور دانہ پیدا ہوتا ہے اور سبزے اور دانے سے جانور دن کا گوشت اور سبک
انسان کی غذا ہوتی ہے اور وہ غذا سر کی پشت پر پونچ کر نطفہ بنتی ہے اور عورت تکلیف مند پر پونچ کر دودھ اور رگون پر
پونچ کر خون اور ریشہ میں جا کر بول و رہر جگہ نیا حکم اور نیا اشیاء کی تہی اور تہی اول مکون اور اثر و اس کے
بیکار و اس طرح سیاہی کے دو فوات میں ہر سب حرفوں کی اصل ہے لیکن قرآن کے حروف جب اس سے بنتے
ہیں تب یہ حکم پیدا کرتی ہے کہ ناپاک آدمی و سکونہ جو ہے اور ریزید و شیطان کا نام جب اس کے لکھا جاتا ہے تو فغان
تعلیق میں نہیں ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی ہی واسطے کہتے ہیں کہ سب اشیاء کی اصل میں کون
کہ اُم کا لفظ زبان عرب میں سمجھی اصل کے آنا ہے جیسے اُم القریٰ مکہ کہ سب گانوں کا اصل ہے اور اُم الکلم
سورۃ فاتحہ کہ تمام قرآن بطرز جمال اس میں مندرج ہے اور اسی طرح اُم الدماغ دائم الامراض وغیرہ

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدائش میں

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تک تک ملک کی خاک سے پیدا کیا
خاک سے اور سینہ دہنہ کی خاک سے اور پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونوں ہاتھ پورب کی مٹی سے اور
دونوں پاؤں چوہ کی مٹی سے اور ایک وایت یہ جو کہ سر بیت المقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک پشت کی خاک
اور دانت ہند کی خاک سے اور ہاتھ کعبہ کی خاک سے اور ٹھیاں پہاڑ کی خاک سے اور ہنٹے اعضا بابل کی خاک
سے اور پشت عراق کی خاک سے اور دل فردوس کی خاک سے اور زبان طائف کی خاک سے اور
آنکھیں حوض کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس کی خاک سے تھا اس سب کے عقل و فہم و لطف کا مرکب ہوا
اور مونہ کشت کی خاک سے تھا محل رویت ہوا اور آنکھیں کہ حوض شکی خاک سے تھیں موضع ملاحت ہوئیں
دانت کہ ہند کی خاک سے تھے جالے علاوت ہوئے اور ہاتھ کہ کعبہ کی خاک سے تھے مقام سخاوت ہوئے اور پشت
عراق کی خاک سے تھی قوت کی جگہ ہوئی اور وہ بعض اعضا کہ خاک بابل سے تھی موضع شہوت تھے اور تھون
کہ پہاڑ کی خاک سے تھی مضبوطی اور کڑا پن کی جگہ ہوئے اور دل کہ بہشت فردوس سے تھا معدن ایمان عرفا
ہوا اور زبان کہ طائف سے تھی مکان شہادت کی یعنی اُنھیں اَن لاکہ الا انک کہنے کی ہوتی اور آدم علیہ السلام
کے بدن میں نور و ازے بنائے سات چہرے میں دو آنکھیں دو کان دو ہنٹے ایک مونہ دو موضع مخصوص
اور آنکھوں پانچ حواس نے بصیرت و ذوق و شہ و حجب روح کو مکرم دیا کہ اس کے مونہ میں یاد و باغ میں دان
ہوئے روح و دوسو برس تک اس کے گروہری بہر نکون میں اور تہی اور جسم کو دیکھا تو مٹی یا پابرجا کی تھیں
پونجی فرشتوں کی تسبیح سنی پھر ان سے میں اور کہ چینی اور پتھر اس کے چہرہ سے فراغت پائے حق تعالیٰ نے

اوسے اٹھ نہ کھانا سکھایا ہر چہل و سننے اٹھ نہ کھاتا تب ہی تعالیٰ نے فرمایا یہ کھانے کا نام پر سینہ میں اوتھر
اوشے کا اروہ کیا لیکن وہ نہ سکی اسی میں حق تعالیٰ نے فرمایا وہ کان انسان کا جو لہجہ آدمی بڑا جلد باز ہو
جب پٹ میں پونجی کھائی محتاج ہوئی ہر تمام بدن میں پھیل گئی تب ساری ہی خون گوشت و رگ و پونجی ہر
حق تعالیٰ نے اوسے ناخن کا لباس پہنا دیا سر سے پاؤں تک سفید شفاف چمکتا ہوا کہ بدن اور اس حسن نے
تہا ہر چہل و سننے گناہ کیا وہ خلعت و تار لی گئی اور ذرا سا نشان یادگار کو وسطے اور گلیوں میں چھوڑ دیا گیا ہر
جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو بنا سنا چکا اور مرج اوسکے بدن میں داخل ہو چکی تو محمدی اوسکے ساتھ
پونجیاور وہ ہفتہ کے مانند چمکا ہوا زمین بستی تخت پر بٹھلایا اور فرشتوں نے کہا مگر سو برس تک دیکھو تم
کے عجائبات و کملاے پہلوئیکے وسطے مشاخالص سے ایک گھوڑا یہ لگایا گیا جس کا نام بیونہ تھا اور موتی
سوں گے کے دو بازو رکھتا تھا سوا دم علیہ السلام اوپر سوار تھے اور جبرئیل علیہ السلام نے اوسکی باگ پکڑی اور
سیکا تیل فرسٹل دینے بائیں جاوین پہلے اور آسمانوں کا تماشا دیکھو دیکھلایا اور وہ فرشتوں کو سلام کرتے تھے
اور کہتے تھے کہ کلام علیکم سو فرشتے کہتے تھے و علیکم کلام پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم تیرے اور تیری
ایمان دار اولاد کے دو بیان قیامت تک یہی تھیں ہے تمام ہوا دوسرا باب مقرر جمہر کتابت ہی بیان معلوم ہوا
کہ جو اس وقت کے ہیرے سلمان بجائے اسلام علیکم کے بندگی مجر آداب غیرہ نے نئے نئے الفاظ کہتے
ہیں جنہیں شرع نے نہیں بتایا سوا دیکھنا اچھا نہیں کیونکہ ہمیں قدیمی سنت کی ترک کرنا اور نئی باتوں کا اپنی طرف
ایجا کرنا لازم آتا ہے اور شکوہ تین کو کہ اسلام سے پیشتر لوگ آپس میں اہم اللہ پاک عینا کہتے تھے جب اسلام پہلایا
اوسکے بجائے اسلام علیکم مقرر ہوا اور وہ متر وک ہوا اور ہندوین ایک دور یہ رسم ہو کہ اگر اہل حرفہ وغیرہ جو جو
است کملا تے ہیں بڑاؤ میوں سے اسلام علیکم کہیں تو وہ لوگ جبر خفا ہوں اور اولاد بچا ہوں کو انڈیا بچا ہوں
سو علاج اسکا یہ ہو کہ چوتھے لوگ بجائے اسلام علیکم کے فقط سلام یا میان سلام یا سلام صاحب سلام
کہیں کیونکہ خدمت کار و اہل کار و اہل قال اللہ تعالیٰ قالوا سلاما قال سلام

تیسرا باب فرشتوں کی پیدائش میں

جائنا ہیے کہ حق تعالیٰ نے چار فرشتے بزرگ پید کیے اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و ملک ابوت یعنی عزرائیل علیہم السلام
اور ربیر عالم کی انکے پڑ کی بس جبرئیل علیہ السلام کو وحی کا کام پڑ گیا اور میکائیل علیہ السلام کو مینہ برسائے پڑ گیا
اور برزق پہنچانے پڑ گیا اور عزرائیل علیہ السلام کو روح کا کام دیا اور اسرافیل علیہ السلام کو صور ہونے کا
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسرافیل علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے ساتون آسمانوں اور ساتون زمینوں

قوت مانگی سوہوہ تعالیٰ نے عنایت کی اور ہواؤں کی قوت اور بہار و نمکی قوت اور جبرن انسان کی قوت اور چوبایوں کی قوت مانگی سوہوہ بھی عنایت کی اور اس کے سر سے پاؤں تک حضرت زبانی بال ہیں اور بہت مومنہ اور بہت نابینا و نالونہ میں چپی ہیں سوہوہ ہر زبان کے دل لاکھ بیویوں میں تسبیح کہتے ہیں اور لوگ ہر ایک سانس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے سوہوہ بسکے بقیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتے ہیں اور وہ مقربین ہیں اور عرش کے اوٹھا نیلے اور کرام کا تین اور حسب اس فضل علیہ السلام کی صورت ہیں اور ہر روز اربع فیاض علیہ السلام تین باجنہم کی طرف دیکھتے ہیں اور بیان اولیاء و مالک مکان کے پہلے کے موافق ہو جائے ہر بہت رکن بین اور درازی کرنے ہیں اور اگر حق تعالیٰ اس کو نکلتا تو نہ خود را زمین آسمان سے بہر جاے اور فوج علیہ السلام کا سا طوفان ظاہر ہوا کرتے لاجنبی چڑھے ہیں لکہ اگر کسی دیوار یا کھانا پانی اس کے سر پر ڈالیں تو ایک قطرہ زمین پر نہ کرے اور میکائیل پاشو برس بعد اس فیض کے پیدا ہوسے اس کے سر سے پاؤں تک حضرت زبانی بال ہیں اور ہر جب کہ بازو میں اور ہر بال میں دس لاکھ نابینا ہیں اور دس لاکھ آنکھیں سوہوہ لاکھ سے روئے تین تا حق تعالیٰ مومنون پر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہیں اور ہر لکھ سے ستر ہزار بوذین ملتی ہیں اور ہر بوذ سے ایک فرشتہ میکائیل کی صورت پیدا ہوتا ہے اور سب قیامت تک تسبیح کہتے ہیں اور وہ میکائیل کے مددگار اور کوئی کمالات نہیں اور منیبہ پر اور پیشے پر اور بہکوں پر اور ہرق پر حسین ہیں کوئی بوذہ دریامین اور کوئی پہل وضعت میں اور کوئی گاس کا تنکا زمین پر نہیں جس پر ایک مول میکائیل کا نو اور جبرئیل پاشو برس بعد میکائیل کے پیدا ہوسے اس کے ایک ہزار چوباروزین اور سر سے پاؤں تک حضرت زبانی بال اور دونوں آنکھوں کے جو پنج سین سورج اور ہر بال پر چاند اور تارے ہیں ہر روز تین سو ساٹھ دفعہ نور کے دریامین بیٹھے ہیں اور جب نکلتے ہیں تو اس کے بازوؤں کے قبضے قطرہ کرتے ہیں اور تنے ہی فرشتے جبرئیل کی صورت پیدا ہوتے ہیں اور قیامت تک تسبیح کہتے ہیں اور وہ روحانی کمالات ہیں اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت ہے وہو اس فیض علیہ السلام کی سی ہے

چوتھا باب موت کی پسندالیش میں

قوله تعالى **يُنْفِخُ** أَوَّلُ نَفْخَةٍ وَرَسُولٌ مِّنْ دُونِهِ يَنصُرُ الْإِسْلَامَ عَلَى الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ عَلَى الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ حَاجَةً إِلَى **مَنْ** يَنْصُرُهُ مِنْ دُونِهِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

اپنی سب انگلیں کھینچ لیں جب موت اور ہی سب فرشتے بیہوش ہو کر گر پڑے اور نہ ارسال کے بعد پیش میں آئے اور
 کہا یارب اس بڑی کجی کو تو نے پیدا کیا ہے فرمایا میں نے اسے پیدا کیا ہے اور میں بزرگتر ہوں اور سب خلق اسے
 چمکے گی یہ فرمایا کہ اگر عزرائیل نے جھکوا سپر سلا کیا عزرائیل نے کہا یارب میں اسے کس بل بوتے سے بکڑوں یہ تو
 ہی تیری توبت ہے تعالیٰ نے اسے ایسا زور بخشا کہ اسے موت کو بکڑ لیا اور موت اسکے تابع ہو گئی اور کتنے کی یارب
 مجھے حکم ہے تو ایک بار آسمان میں نذر کروں فرمایا اچھا نذر کرتے ہو تو کمال کر چکا کہ اس میں وہ ہوں کہ ہر دست کو جدا
 کر دے اور جو رخصت میں جبرائی ڈالوں گی میں وہ ہوں کہ باپوں کو بیٹوں سے الگ کر دے گی اور بھائیوں کو بہنوں سے
 بچڑا دے گی میں وہ ہوں کہ کئی دم کی توہین لگسا دے گی اور کبے بل بوتے تو ہا دے گی اور گھروں اور شہروں کو اجاڑ دے
 گی میں وہ موت ہوں کہ مکہ و ملاک کروں گی اگرچہ مضبوط مضبوط ہوں میں جا کچھو میں وہ ہوں کہ کوئی مخلوق مجھ سے
 جان بزنو گی اور جب موت کسی پر اترتی ہو تو ایک صورت بن کر دے سکے اسے کہڑی ہوئی ہے تیبھی ہوں ہے کہ تو کون
 ہو کر کیا جانتا ہو کئی تیرے موت ہوں تجھے دنیا سے نکالوں گی اور تیری اولاد کو تیم کروں گی اور تیری بیویوں کو
 ملا دے گا تو کئی اور تیرا مال تیرے وارثوں کو دلوں گا تیرے تیرے چاہتا تھا اور تو نے آج تک اپنے واسطے
 نیکی نہ کی اس لیے میں آج تو تجھے شکر بھی و نہ یہ میرا توبت موت دوسری طرف اس کے سنا ہے جا کہڑی ہوئی ہے کہ تو کئی
 تو مجھے نہیں چھانتا میں وہی ہوں جسے تیرے مابا پکی جان قبض کی اور تو کڑا دیکھتا تھا اب جھک کر اپنے آبی ہوں کہ اولاد
 تیری دیکھے میں وہ موت ہوں جسے لگے بڑے بڑے گرد ہوں ہا کہ کیا پہر کتنی ہے جتا تو نے دنیا کو کیسا پایا تب جا
 کہتا ہو کہ میں اسے رکھ کر دغا دیو پایا یا پہر تعالیٰ دنیا کی صورت اس کے سامنے یہی تیرا وہ کہتی ہو کہ اوی گنکار شام
 نہیں تو نے جو میں گناہ کیا اور آپ کو نافرمانیوں سے باز رکھا اور حرام و حلال میں فرق نہ کیا اور سمجھا کہ میں دنیا سے
 جدا ہوں ہو گا سو میں تجھ سے اور تیرے عمل سے بیزار ہوں اور مال کر کہتا ہو کہ گنکار تو نے مجھے ناحق طرح سے
 کیا یا اور غریب بگاڑ دیا آخر تیرے میں دوسرے کے ہاتھ پر اقول تعالیٰ تویم لایسفع مال ولا یجوز ان الّا من آتی اللہ فیکسبہ
 یعنی اس مال و اولاد فائدہ نہ دے سکے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ایسا دل لیکر جو ماسوی اللہ فاع و سلاست ہو
 بعد از ان موت کو لے لینی ہو کہ کون ہو تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہو تو شقاوت کے ساتھ

پانچواں باب اس فن کرین کہ موت کس طرح روح کو لیتی ہے

کتاب النبی میں قتال بن علیا نے فرس طرح سے منقول ہے کہ کمال الموت کا ایک تخت ہے ساتویں آسمان میں نور سے بنا ہے
 جس کے تہہ زراپہ زمین اور کمال الموت کے چار بازو ہیں اور ہر بازو ایک کے مقابل و سکے بدن میں سوئندہ اور ہر بازو
 ہاتھ میں سو جو سوئندہ اور کمال جس شخص کے مقابل ہو اوی سوئندہ سے اوسکو دیکھتا ہے اور اوی ہاتھ سے اوسکی جان نکالتا ہے

اور قبضہ کیلئے وہ مومن اور ہاتھ ملک الموت کے بدلے جاتا رہتا ہو اور ایک باؤن ملک الموت کا دوزخ کے پل پر چڑھتا ہو
 بیشک کے تحفہ پر اور بدن اتنا بڑا ہو کہ اگر اس سے دیر یا تو کھانا پانی اوسکے سر پر ملے تو ایک ہونڈ زمین پر گرے اور
 کہتے ہیں کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اس طرح کی جیسے ایک غوان طرح طے ملے گا تو ان سے بہرہ ہوا کیلئے سامنے
 رکھا ہو کہ جو چیز چاہے اوسین سے کہا ہو سکے اور کہتے ہیں کہ جب سب طے فنا ہو جائیگی ملک الموت کے بدن کی تمام
 انگلیں بند ہو جائیگی مگر انڈر اسٹریٹس اور کھانے کی چیزیں اور چار عرش کے اوٹنا ہوا لے اور کعبہ خلی عتدہ
 منقول ہو کہ مقتدا علی نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہو اور جتنے افواغ و غوغات کے ہیں اوستے ہی انکو
 کہتے ہیں سو جب بنید کی عمر تمام ہوئی ہو اور پالین ان مذکی کے باقی رہ جاتے ہیں ایک بتاؤت کر عزرائیل علیہ السلام
 کی گود میں اگر آتا ہو عزرائیل کو خبر ہو جائی ہو اور اوس شخص کی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتے ہیں اور جس دن آتا ہو
 دن سے وہ شخص سالان پر مردہ مشہور ہوتا ہو اگر وہ دنیا میں پالین من نکات نہ رہتا ہو اور کہتے ہیں کہ جب کسی کی عمر
 تمام ہوئی ہو تب وہ فرشتہ جوار کے دون پر مول ہو کہ ملک الموت سے کہتا ہو کہ فلا نے کی سالین پوری ہو چکیں اور
 جوار کے رزق اور اعمال پر تین ہو کہ کہتا ہو کہ اوسکی روزی اور اوسکے سلام تمام ہو اور مقتدا علی نے ایک فرشتہ
 پیدا کیا ہو جس کا نام ملک الامار ہو اور کہتا ہو کہ لفظ میں اوس جگہ کی مٹی ملاؤ تا جو جس جگہ وہ شخص مر گیا ہو پھر
 پھر آتا ہو اور آخر وہ دن جاکر رہا ہو جہان کی موت بری ہو کہ وہ تعالیٰ قل کو کہتم وہی ہو کہ اگر اکر ان کی کتاب عظیم منقول
 الیٰ مضاعف ہو یعنی کہ اے وہ خدا کہ اوسنا قورگم اپنے گمرون میں ہوتے اور بچا ہتے کہ ہمارے ساتھ جہا کو باہر
 نکلو تو ہی باہر نکلتے تھیں سے وہ لوگ جن پر بار بار ناگنا کہتا ہا ہے پڑا ہو پڑی جس جگہ میں انہیں مرنا کہتا ہا تھا
 آرو جو ہوتے اور کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام پہلے زمانے میں ظاہر ہوتے تھے سو ایک دن سلیمان علیہ السلام
 کے پاس آئے اور ایک جوان کو جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا بہر نظر دیکھا جوان کانپا ہوا تھا چہرہ ملک الموت چلے گئے
 جوان نے کہا یا حضرت ہوا کو فرمائیے کہ مجھے چین میں پوچھا ہے حضرت نے ویسا ہی کیا ایک گھڑی بعد ملک الموت
 آئے تب سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تم اوس جوان کو کس وجہ سے دیکھتے تھے ملک الموت علیہ السلام نے کہا مجھے حکم ہوا
 کہ آج ہی میں اوس شخص کی روح قبض کر دوں اور کو تمہارے پاس بیٹھا دیکھ کر تعجب کرتا تھا تب سلیمان علیہ السلام
 نے اوسکا حال احوال کہنا یا ملک الموت نے کہا خوباب میں جاتا ہوں اوسکی جان وین نکالوں گا اور کہتے ہیں
 کہ ملک الموت کے بہت اتباع و عواں ہیں کہ وہ کو قبض کیا کرتے ہیں چنانچہ منقول ہو کہ ایک شخص ہمیشہ فری کرتا تھا
 کہ با خدا بخش ہے ہوا کو اور اوس فرشتے کو جو سوچ پر مول ہو کہ سو بعد موت کے ایک دن اوس فرشتے نے دعا کی کہ یا رب
 مجھے ہر کو تو اوس شخص کی ملاقات کو جانچو چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ اوسکی ملاقات کو آیا اور کہنے لگا اوس شخص تو میرے
 واسطے بہت عانا نکار کیا ہو کہ میرا مقصد یہ ہو کہ تو بچا اپنے مکان پر لیجاے اور میں ملک الموت سے

دور
ور
نے
ہم
یہ
وہ
ملا
نا

پوچھوں کہ میری فوج کی کتنے دن باقی ہیں فرشتہ اسے آسمان پر لے گیا اور اپنے مکان پر پہنچا کہ اب ملک الموت کے پاس گیا اور کہا اے ایک مہی ہیش میرے واسطے دعا مانگا کرتا ہوں اور حاجت اس کی یہ ہو کہ اپنے مرنے کا دن معلوم کر کے آنحضرت کی واسطے کچھ فرما دے جس کے سونم اس کی کتاب ہو کہ اس کے مرنے کا دن بتا دو ملک الموت نے کہا میرا مصاحب جو ان عظیم الشان نبیوں میں سے ہے جس کی تیری حکم پر میرے پیشے سوچ کے فرشتہ نے کہا وہ تو آیا ہوا میری حکم پر بیٹھا ہو ملک الموت نے فرمایا جا اگر وہ یہی ہے جا کہ بیٹھا ہو تو میرے ساتھ سو جا اس کی روح قبض کی ہوگی اور خیرین ہو کہ چار کسب اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ہیں اور جب کہ چوتھے ہیں جتنی تعالیٰ ان کی جان قبض کر لیتا ہو اور کہا ہو کہ حقیقت میں خالص روح کا جتنی تعالیٰ ہوا ملک الموت کی طرف ہر حال کی نسبت جو جیسے کہتے ہیں زید نے عمر کو قتل کیا یا فلانی جیسے زید مر گیا قال اللہ تعالیٰ انہ یوفی الا انفس میرے مرنے سے

الطریقہ علیہ السلام اور ان کی باتیں سن کر اس کا دل

چھٹا باب مخبروں کی روحوں کے حال میں

خبر میں ہو کہ جب ملک الموت علیہ السلام ان کی روح قبض کر لے گا اور وہ کہتا ہو روح کہتی ہیں تیری اطاعت کرو مگر وہی وہی ہوتا ہے عزوجل کا حکم کیا ہو ملک الموت علیہ السلام کہتا ہو اسی نے مجھے حکم دیا ہو روح کہتی ہو جاؤ اس کی ان باتوں پر کچھ نشان نہ رہا ہے اور جب مجھے میرے اللہ تعالیٰ نے سپرد کیا اور بدن میں داخل کیا تم اس وقت سے اب جا رہے ہو کہ مجھے ایسا دلا ملک الموت علیہ السلام نے منکر اللہ تعالیٰ کی طرف پہرچا تا ہو تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ میرے بندے کی روح چھ کہتی ہو تو ملک الموت بہشت میں جا اور ایک عید کا انگوڑا پہن لے کر اس سے وہاں ملک الموت بہشت میں جاتا ہو اور میوہ لاتا ہو چھ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہو تو سو وہی روح کو دیکھ دیتا ہو تب روح ہنسنی خوشی سے نکل آتی ہو

ساتواں باب مومنوں کی روحوں کے بیان میں

خبر میں ہو کہ جب مسلمان کی عمر خضر ہو جاتی ہو ملک الموت اس کے موند کر طرف سے روح قبض کرنے آتا ہو تب کہ لگتی کہتا ہو کہ ادھر سے تمہیں راہ نہیں کیونکہ اس موند سے خدای عزوجل کا نام لیا جاتا تھا تب ہاتھوں کی طرف سے آتا ہو کہ تمہیں کہتے ہیں کہ ادھر سے ہی رشتہ نہ لے لیا کیونکہ ان ہاتھوں کے اسے صدقہ دیا ہو اور یتیم کا سر ملایا ہو اور علم لکھا ہو اور کافروں کے تلوار چلائی ہو تب ہاتھوں کی طرف سے آتا ہو ہاتھوں کہتے ہیں ادھر سے ہی تم نہ آئے ہاتھوں کیونکہ ان ہاتھوں سے وہ جماعت کو لگایا ہو اور عید و نکی نماز کو لگایا ہو اور عالموں کی مجلس میں کیا ہو تب فوج کی طرف سے آتا ہو کان کہتے ہیں ادھر سے ہی تم نہ آئے ہاتھوں کیونکہ ان کانوں سے اسے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور قرآن شریف سنا ہو تب آنکھوں کی طرف سے آتا ہو کہ کہیں کہتی ہیں ادھر سے ہی تمہارا گدہ ممکن نہیں کیونکہ اسے ان آنکھوں سے قرآن کی لکھیں ہیں اور عالموں کے چہروں پر نظر کی ہو تب ملک الموت اللہ تعالیٰ کی طرف پہرچا تا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ اپنی ہتھیلی پر میرا نام لکھا ہو اس کی

نیک لگا اور انہوں نے رقی نبویؐ کی گرگناہ نہ اڑھایا اور جب جنازہ کی نماز پڑ کر بعض دوست آشنا اسکے سپرے لگتے ہیں
 کہتی ہو ای میرے بہاؤ سرورہ آخر بولیں جی نا ہو لیکن ابھی سے نہ ہو لو اور دفن سے پیشتر ہی چلے جاؤ و دوستوں کو گویا
 معلوم ہوتا ہوں لیکن اس بات کو تجربہ مر کر کوئی نہ بہت سال صبح کیا اور ختم ہوں کیلئے چوڑا سو جھوڑا خیرات کے
 ثواب سے محروم نہ کرو اور یہ نہ تو علم و قرآن سکھایا مجھے دعا سے بے نصیب چوڑا و آبن قلابہ جس سے روایت کرتے
 ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں ایک قبر دیکھا کہ اس کی سب قبریں شقی ہو گئی ہیں اور مرنے والے ہیں اور
 میں نے ان اور ہر ایک کے سامنے ایک لکیر رکھ لی کہ اس کی سب قبریں شقی ہو گئی ہیں اور مرنے والے ہیں اور
 بیٹھا تھا اس کے سامنے فوراً تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے پاس کس سب سے رو زمین کہاں سب کو ان کے
 لڑکے بالے و دست ہشتا لکھ لے دے گا کیا کرتے ہیں اور صدقے دیا کرتے ہیں اس سبب ان کو نور پاتا ہو و دیو پاتا
 قاسم کوئی میرے لیے دعا کرتا ہو نہ صدقہ دیتا ہو اس سبب میں نے اندر میں رہتا ہوں اور بھینسون سے بچتا ہوں اور آبن قلابہ
 فرماتے ہیں کہ یہ کھیل کون جال کا تبتے اس شخص کے لئے گویا یاد دہر چوڑا لکھ لکھنا یاد اسے کہا میں تمھارے سامنے
 فسق و فجور سے تو برکتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ عیشہ اپنے باپ کے واسطے دعا کرو گا و صدقہ دوں گا آبن قلابہ
 کہتے ہیں کہ یہ ایک بات بعد میں اسی قبر کے واسطے دعا کرو گا و صدقہ دوں گا آبن قلابہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بات
 زیادہ روشن تھا اور اس نے مجھے دیکھا کہ جو کمال اللہ تعالیٰ کی آبن قلابہ تیرے سبب میں ظلمت و مذہمت و عقوبت سے
 چھٹا اور میری پرکھر سکندر یہ میں ملک الموت ایک شخص پر ظاہر ہوا اس نے کہا کوئی ہو کہ میں ملک الموت ہوں
 وہ شخص کہنے لگا ملک الموت نے کہا کیوں کا پتا ہو کیا دفع سے درنا ہو کہا ہاں ملک الموت نے کہا کہ تو میں ہوں
 کچھ کہہ دوں جس سے تجھے نجات ملے کہا اچھا لکھ دیجیے ملک الموت نے ایک صفحہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا اور کہا
 یہ پچاؤ جو دفع سے مترجم گستاخ کو موت سے انسان کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ روکو فنا نہیں سوال اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آیتا غفر لکم الذنوب الذین علیکم فی تم ہمیشہ کے لیے پیدا کیے گئے جو صلی بعض عقوبتوں کے کٹ جاتے
 سے روکو نقصان میں ہوتا ہی طرح سے خیال کیا جاوے کہ بعض کے پکار پوچھنے سے بھی نقصان نہیں ہوتا پھر موت
 سے درنا حاصل ہو جان بد کاموں سے پرہیز کرنا ضروری ہو کہ ان کیوں کہ سرینکے بعد نہیں کے سبب ہے ہوتا ہو اور نہ ان کو
 جو کوئی شخص عابد متقی و ایمان دار ہو و کو موت سے بہت فائدہ ہو کیوں کہ اعمال شائد کے نیچے و کشاکش سے رہائی
 پاتا ہو و رحمت کی تہرت اس سے ملتی ہو اور کہا کہ مرنا ہی ہو کہ دوست کو دوست تک پونچھا تا جو جس سناں میں
 ہو کہ ایک لی جان کنی کی وقت ہنستا تھا اور خوش تھا کسی نے کہا ای عجیب مرنا و ہنستا تھا

ماہ و پروردہ جب کھٹا تھیں	ماشوق صلی صلی جانے ہیں	اور کوئی روم فکس سرہ نے فرمایا ہو خوشی
اگر کسی یک لکھ آجائے	چون قیامت و عرض اکبر است	عرض خواہد کہ بارہ ہر سرت

ہر کچھ ہندوئی سواستی	روز خوش شریعت سواستی	ایک تہیض و قسط و وجوہ	شرک ہندو شہرہ گردن لکھو
ہر چہ نہان با شریعت پیدا شد	ہر کچھ خائن بود رسوا شود	شیخ جو بخوانت کرے محاسبہ سے دوسے اور جسکا	
سماں چھک ٹھاک ہوا سے حسرت کیا یا کہ دنیا میں کھا جاہستے ہیں کہ ہزاروں بریں جیسں بود اُحد ہم کو	یہ عزت کف نہ دیکھیں ہاں کینک کہ کاش ہم جلد مرتے تو تیرے گناہوں سے بچتے شہنوی	ہر کہ مرے خود و مکتنا باشند	
کہ بڑی بڑی بے عقل تصدیق	گر بود تباہی کثر بڑی	و قبیح تافانہ و در آبدی	ہر چہ مرے وہ نیست چہ برست نہ
حشرش نہت کہ کہ بودہ بر	اور ایک سر ناپے چو کہ آب کو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حقتعالی کو باقی اور بیان	اس خیال میں ڈوب جاوے کہ سوائے حقیقہ اوست کچھ نظر ہی نہ آوے مولوی فرماتے ہیں	
ابرنا ماند و جسم جان	گندہ رانہ چشم میں نہان	بود میں ابرست پردہ ہست	زہن کاس طہقتی و روضہ
بیکم بود و دیار میں	تا بہ پیچیم حسن مرہ را ہم زماہ	از موم مرگ من ز رنگ نیست	چون ہم زین ندگی گیسیت
انجمادی مردم و نانی شدم	وز نافرمان بخوفی زد م	مردم از حیوانی و آدم شدم	ایچ سرم کی ز مردن کہ شدم
حملہ دیگر بزم از بشر	پس کہم از ملائک سر بدر	از ملائک ہم باید جہنم بہو	گل شئی بالک را کہ جہنم
بار دیگر از ملائک قرآن شوم	انچہ خود و ہم نیاید ان شوم	پس کہم از آدم عدم چون از موم	گویم کہ گناہ الیرہ احوال

باب ہواں باب ہاتم اور نو حیکے بیان میں

خبر میں ہو کہ جو مصیبت میں کپڑے بچھاڑتا ہو یا چھاتی بٹینا ہو گویا نیزہ لیکر اپنے خدا سے لڑتا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہو کہ فرمایا جو مصیبت میں دروازہ سیاہ کرے یا کالے کپڑے پہنے یا کپڑے بچھاڑے یا گھبرا جائے یا ڈرے یا جھٹکے توڑ ڈالے تو جتنے اور سیکے تن پر بال ہینا و ستی ہی گھر و دوزخ میں اوسکے واسطے بنائے جائینگے اور گویا وہ سب سے بڑا خون میں شریک ہوا اور اسکا روزہ اور نماز قبول نہوگا جتنا کہ تاہم کائنات باقی رہے لگا اور اوسکی گورنگ کی جاگلی اور اوس سے حساب کر لیا جائیگا اور جتنے فرشتے آسمان زمین میں ہیں سب اس پر لعنت ہیں جن کے اور بزرگناہ اوسکے نام لکے جائینگے اور قیامت میں فرستے ننگا و سٹے گا اور جو مصیبت میں کپڑے بچھاڑے یا گھبرا جائے یا ڈرے یا جھٹکے اور جو منہ پر طانچے مارے یا مونسہ فوج ڈالے گا حقتعالی اوسے اپنے ویکریم کے دیدار سے محروم کرے گا اور حدیث میں ہے کہ لوگ جب مصیبت میں روتے پٹتے جلاتے ہیں ملک الموت دروازے پر کھٹکتا ہے کہ یہ چلا نا کیسا ہے یا ہتھکڑ غصہ غصہ کس پر کرے ہوا اگر جو بچھاڑے تو جیہ کہ میں نا بعد از ہوں مالک کے حکم سے آتا ہوں سینے تمھاری ہمت سے ایک ساعت بھی کم نہیں کی اور تمھارے رزق سے ایک دانہ بھی نہیں گھٹایا اور میں کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ کے قضاء و حکم سے ناراض ہو تو کہافر ہوے اور قسم جو خدا ہی عزوجل کی میں تمھارے پاس پھیراؤں گا اور پھر ورنہ گاؤں

ہر ایک کچھ ہندوئی سواستی
روز خوش شریعت سواستی
ایک تہیض و قسط و وجوہ
شرک ہندو شہرہ گردن لکھو
شیخ جو بخوانت کرے محاسبہ سے دوسے اور جسکا
سماں چھک ٹھاک ہوا سے حسرت کیا یا کہ دنیا میں کھا جاہستے ہیں کہ ہزاروں بریں جیسں بود اُحد ہم کو
یہ عزت کف نہ دیکھیں ہاں کینک کہ کاش ہم جلد مرتے تو تیرے گناہوں سے بچتے شہنوی
ہر کہ مرے خود و مکتنا باشند
ہر چہ مرے وہ نیست چہ برست نہ
کہ بڑی بڑی بے عقل تصدیق
گر بود تباہی کثر بڑی
و قبیح تافانہ و در آبدی
ہر چہ مرے وہ نیست چہ برست نہ
اس خیال میں ڈوب جاوے کہ سوائے حقیقہ اوست کچھ نظر ہی نہ آوے مولوی فرماتے ہیں
ابرنا ماند و جسم جان
گندہ رانہ چشم میں نہان
بود میں ابرست پردہ ہست
زہن کاس طہقتی و روضہ
بیکم بود و دیار میں
تا بہ پیچیم حسن مرہ را ہم زماہ
از موم مرگ من ز رنگ نیست
چون ہم زین ندگی گیسیت
انجمادی مردم و نانی شدم
وز نافرمان بخوفی زد م
مردم از حیوانی و آدم شدم
ایچ سرم کی ز مردن کہ شدم
حملہ دیگر بزم از بشر
پس کہم از ملائک سر بدر
از ملائک ہم باید جہنم بہو
گل شئی بالک را کہ جہنم
گویم کہ گناہ الیرہ احوال
پس کہم از آدم عدم چون از موم
انچہ خود و ہم نیاید ان شوم
پس کہم از آدم عدم چون از موم
گویم کہ گناہ الیرہ احوال

آؤں کا تاقیاست فقیدہ بالمشرح نے کہا کہ جو نوکر نالایقی ہیں کی باتیں بنا اور جلا جلا کر دینا بیٹنا حرام ہو اور صرف
آئینوں سے روکنا منع نہیں بلکہیں صبر فضل جو قولہ تعالیٰ راغایو فی الصابرین انجزتم فیہم فیجری عسی ہی بات ہو کہ صبر کو
اپنا اجر پشمار بھیج دینے اور رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نوکر نالائقی اور جلا جلا کر دینے کے اس میں اور جو
فوضہ سے شب پر غلامی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی لعنت ہو اور جب علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے انتقال
فرمایا تو انکی بی بی سال بھیہ تک انکی قبر پر بیٹھی ہیں اور سال کے بعد جب جمہ و کھار آواز آئی کہ جسکے لیے تم بیٹھ تھیں
رہا اور رسول اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو کہ جب آپ کے بیٹے ابراہیم نے انتقال فرمایا انکی انکھیں جھپک رہیں
خبر ابراہیم بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا پکڑنے روکنا منع نہیں کیا فرمایا میں نے دوسری آواز سن کر منع کیا تو
نوسہ کی آواز اور رگ کی اور منہ لہوچا اور گریبان چاک کرنا ولیکن ہی اتھو رحمت میں کہ اللہ تعالیٰ جمیع کے دل میں
وال دنیا ہو پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہو اور نکستیں پھر آتی ہیں تری جدائی میں ای ابراہیم تشریح کرتا ہے کہ
محببت میں طبع سے کبر اختیار کریں اور گلے شکوے کی بات زبان سے نہ نکالیں کیوں کہ ان میں بہت ہی سخت گناہ
ہو بلکہ بے صبری کا انجام کفر ہو اور ان نوحوں پر ہندوستان کی جو تین بہت ہی ولیم ہیں انکے مرد و نکلہ جانیے کہ ان
حکوتوں سے انھیں بازار کھین تجارتی کو سلم نے عبد اللہ بن سعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے فرمایا لیس منامن ضرب انکو و دوش انجو کو و دعا بخوشی انجا لیتے نہیں یہ ہم سے ہی اسلام سے خارج ہو جو جسے
پیشا منہ و پر ہار گریبان اور بھاری بینی نوہ کیا کفر کی رسم پڑو اور ان جن حصین اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
کہ کام ہم صبر جمیل اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے پر وارد ہوئے کہ لوگوں نے سبب رحم کے جاویرین آتا ہوں ایک
دی تھیں فقیر پلہ اس پہنے چلے جاتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا جاہلون کی سی باتیں کہتے
ہو تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ تمہیں مردعا دون کہ تمہاری صورتیں بدل جائیں یعنی رجبہ بدر جہاد و ان لوگوں نے
یہ سنا ہی جاویرین اوٹھا لیں اور پھر جو حرکت انکی سویر حرکتیں کی سی محبت میں نہیں درست اگرچہ نبی ولی کی محبت
ہاں نے اختیار کی کہ روئے پر گرفت نہیں اگرچہ روئے زوئے بقول علیہ السلام کی طرح انکے سفید موچان
کیوں کہ جن بات میں کسی طرح آدمی کا بس نہیں چلتا اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں کرتا لا یحلف اللہ نفسا الا ان یتوکل

تیرہواں باب صبر کے بیان میں

رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے میرے لیے مخلوق کو جو مخلوق پر رکھا یا یا خدا کے مین ہی اللہ رسول کے
 سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے اور میری سب خلق سے بہتر ہے جو میرے حکم پر
 گردن جھکاوے اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے اور میری نعمتوں پر شکر کرے میں اسے صدیق کہوں گا اور

[illegible]

صدیقوں کے ساتھ سے قیامت میں آدھا ڈنکا اور جو میرے حکم پر گردن نہ جھکا اے اور میری بلا پر صبر کرے اور میری
 نصیحتوں پر شکر کرے وہ میرے آسمان کے ستارے سے بھی جلے اور میرے سوا دوسرا خدا ہونڈ ہے اور حضرت علیؑ کی کم
 وجہ سے فرمایا کہ جو صبر میں اپنی استطاعت میں صبر کرنا یعنی عبادت پر مداومت کرنا اور ریاضت سے لوگوں کا غلام اور
 گناہ پر صبر کرنا یعنی اپنے عضووں کو گناہوں سے باز رکھنا اور لوگوں کی خوشیوں سے روکنا تیسرے مصیبت پر صبر کرنا
 سو جو کوئی استطاعت پر صبر کرے گا حقیقی اور کھو قیامت کے دن تہو درجہ بہشت میں عطا کرے گا کہ ہر ایک درجے کے
 درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو گناہ پر صبر کرے گا حقیقی اور کھو تہو درجہ عطا
 کرے گا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا عرش و تحت الثری کے درمیان ہے اور جو مصیبت پر
 صبر کرے گا حقیقی اور کھو ہی طرح کے ایک ہزار تہو درجے عطا کرے گا

چودھواں باب فتح نکلنے کے بیان میں

خبر میں ہے کہ جب نزع کے وقت بندہ کی زبان پھری ہو جاتی ہے چار فرشتے اس کے پاس آتے ہیں پہلا کہتا ہے اسلام علیک
 میں تیرے رزق پر مول ہوں سو میں نے پورے پچھم سب ڈھونڈ مارا کہیں تیرے رزق کا ایک لہ نہ پایا اب تیری موت کا
 وقت آچوچا اور دوسرا کہتا ہے اسلام علیک میں تیرے پانی پر مول ہوں سو پورے پچھم سب سینے پھان مارا کہیں میں
 چیز تیرے پینے کی نہ پائی اب تیری موت کی ساعت آچوچھی اور تیسرا کہتا ہے اسلام علیک میں تیری سانپ پر مول ہوں
 سو میں نے پورے پچھم سب ڈھونڈ مارا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں تو دم لے اور چوتھا کہتا ہے اسلام علیک میں تیرے فو
 اور کاموں پر مول ہوں سو پورے پچھم سب میں نے ڈھونڈ مارا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں تو کوئی کام کرے پھر کلام کا تین
 آیتیں اور کہتے ہیں اسلام علیک ہم تیرا حال کھنے پر مول ہیں اور ایک ساہ کا غنہ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں اسے کہ یہ
 او موت پر ہمارا کو عرفا جاتا ہے اور اس کے پڑھنے کے خوف سے داہنے بائیں جھکنے لگتا ہے ہر موت کا فرشتہ آتا ہے
 داہنے برحمت کے فرشتے اور بائیں برعذاب کے فرشتے ساتھ میلے ہوئے سو بعضوں کی جان سختی کے کھینچ جاتی ہے
 اور بعضوں کی نشاط و آسانی سے اور جب قیوم پر پہنچتی ہے ملک الموت اس سے لے لیتا ہے اگر تکلیف ہو تو رحمت کے
 فرشتوں کو حوالہ کر دیتا ہے اور اگر بخت ہو تو عذاب کے فرشتوں کو پھر فرشتے رنج کو لیکر اور جاتے ہیں اگر تکلیف نہ ہو
 تو حکم ہوتا ہے کہ انکو بسکے بند کی طرف پھیر لیا جائے اپنے بد اعمال دیکھ کر فرشتے اس سے لے آتے ہیں اور گھر کے درمیان
 رکھ دیتے ہیں سو وہ صراط کی پہلی جگہ پر آتا ہے اور غلامان میں دنا و نالہ بول نہیں سکتی پھر تک جنازہ کے
 پیچھے جاتی ہے یہ سب لاش کو دفن جگہ میں اور حوالہ کا وقت آتا ہے تو بعضوں نے کہا ہے کہ وہ کو جو جواب دینے کے
 واسطے بر زمین اٹھ کر نہ ہیں جس طرح زندگی میں تھی اور پہلا کہ سوال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے سوال صرف

روح سے جو بدلتے نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ فقط سیدہ نکاح داخل ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ مکمل
 کفن اور بدن کے درمیان کھتے ہیں غرض کہ سوال ضرور ہوتا ہے جو جبر سے ہوئے سو سوال کلا اور عذاب قبر کا
 ایمان لانا ضرور چاہیے اور اسکی کیفیت دریافت کرنے میں مشغول نہ ہوئے حقیقتی سب چیزوں پر قادر ہو جیتے
 ابو الیثام نے کہا ہے کہ جو کوئی عذاب قبر سے بجات چاہے اسے چاہیے کہ چار چیزیں ہمیشہ کرتا رہے اور چار
 چیزوں سے باز رہے کہ انکی چار چیزیں یہ ہیں نماز کی محافظت کرنا کہ ترک نہ کرے اور صدقہ دینا اور روزہ
 پڑھنا اور سحرانہ صلا بہت کم کرنا کہ ان چیزوں سے قبر روشن ہوتی ہے اور کشادہ کر دی جاتی ہے اور باز رہنے
 کی چار چیزیں یہ ہیں جو بھولن چھوٹے اور خیانت و دغا بازی چھوڑ دے اور کٹر اپن چھوڑ دے اور بیشک
 پاک صاف ہے رسول امد علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اس سے ہوتا ہے
 منکرانہ دیکھ کر اپنے چنگلوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں اور اسکو بٹلاتے ہیں اور کہتے ہیں کون تیرا
 رب ہے اور کون پیغمبر اور کیا دین سوا کہ بخت ہوا تو کہتا ہے رب میرا اللہ تعالیٰ ہے اور نبی میرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم اور دین میرا اسلام ہے کہ تین سو صراط دو طہ اسٹو ہے اور ایک کھڑکی سی کھول دیتے ہیں جس سے وہ اپنا
 مقام بہشت میں لیکھ لیتا ہے ہر دو دن فرشتے روح سمیت اوپر جاتے ہیں اور وہ مکوفہ یلون میں کہتے ہیں جو جبر
 نیچے لگتی ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول امد علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقتی فرما
 جو میں جس نبی سے پر حمت و مغفرت کیا چاہتا ہوں اسکو بدن کی بیماریاں مبتلا کرتا ہوں یا غلشی میں یا غم میں
 پہر اگر اس پر بھی کچھ گناہ اس کے باقی رہ گئے تو نزع کیوقت اسپر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو
 ملاقات کرنا ہے اور جسے میں چاہتا ہوں کہ نہ بخشوں اسے بہت ہی شادمانی و کامرانی عنایت کرتا ہوں اور
 بہت ہی روزی دیتا ہوں یہاں تک کہ جتنی اسنے نیکیاں کی ہوں ان کے عوض اسکو نعمت پہنچ جا
 پہر اگر اسپر بھی کوئی نیکی باقی رہ گئی تو موت اسکی آسان کر دیتا ہوں پس آتا ہے وہ میرے پاس سعید دست نیکیوں
 اور اسودہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا سنائیے رسول امد علیہ وسلم سے
 کہ فرماتے تھے جس مومن کے ایک کانٹا گڑا ہو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اسکو ایک نیکی دیتا ہے اور ایک گناہ
 اسکو مٹا دیتا ہے اور کہا ہے کہ جس میں کو بیماری نہ ہو پچھنے او میں خیر نہیں اور حدیث میں ہے کہ مومن جب مرتے
 گھٹا ہے آسمان سے فرشتے اترتے ہیں سفید رو جبکہ چہرے آفتاب سے ہوتے ہیں اور بہشت سے کفن اور
 خوشبو لے آتے ہیں پہر ملک الموت اس کے سر ہانے آکر کہتا ہے محل ای نفس طہنہ اور خدا کی رحمت و مغفرت کی طرف
 بل سورج محل آتی ہے اور وہ اسے آسمان کی طرف لیجاتے ہیں اور ساتون آسمانوں کے دروازے کھل جاتے
 ہیں اور سب اسکو چھ لقب اور اچھے نام سے پکارتے ہیں پہر اسکا نام طہین میں لکھا جاتا ہے اور رکھ ہوتا ہے

تا تو ان کی مدد کریں اور غلو یوں کی فریاد سنیں کہ اس بن ماکش سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مردہ قبر میں ہر جاتا ہو اور پڑا لی جاتی ہو اور اسکے لوگ کہتے ہیں اے میرے سردار اے میرے شریف تب فرشتہ کھتا ہو اسے تو سنتا ہو یہ کیا کہتے ہیں تو شریف تھا وہ کھتا ہو میں توبندہ ہوں لیکن یہی مجھے نصیحت کہتے ہیں میں کیا کروں اے میرے لوگو میں شریف تھا ہر جہاں اور ہر عذاب ہونے لگتا ہو تو چلا تا ہوا اور کھتا ہو اور اگر عطا ہوا تو منع نہ مانتا و عفت سوا الا ہنی اسے فریاد کیسی بڑیاں تو متی ہیں اسے فریاد کیسی بڑیاں کی جگہ پر اسے فریاد کیا کہ اسواں ہو اور جبرئیل ہو کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کے سینے سے رات بھر خدا کی یاد میں جائے تو حق تعالیٰ فرماتا ہو میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں اے فرشتہ تیرا د کو میں نے اسے بخش دیا

پندرہواں باب اوس فرشتے کے ذکر میں جو منک و نکیر سے پشتہ قبر میں آتا ہو

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی اسلام منک و نکیر سے پشتہ مردہ کے پاس ایک فرشتہ آتا ہو کہ اس کا منہ موج سا چمکتا ہو نام اس کا رومات ہو وہ مرد کو پہلانا تا ہو اور کھتا ہو کہ جو کچھ تو نے پہلا کر کیا ہو وہ کھتا ہو میں کسطح کھوں میرے پاس قلم سیاہ کاغذ کماں ہے فرشتہ کھتا ہے اپنے تھوک کی سیاہی بنا اور اٹھ کر قلم اور کفن کے کنارے لگا کاغذ تہہ اپنی نیکیاں سب لکھتا ہو اور جب گناہوں پر پوچھا ہو شرماتا ہو فرشتہ کھتا ہو جب نیامین گناہ کیا تھا تب حق تعالیٰ سے نہ شرمائے تھے اب شرمائے ہو بعد ازاں اگر زوار ہمارا تا ہو تب بندہ ناجاہر گناہوں کو بھی لکھتا ہے ہر فرشتہ کھتا ہو کہ اس کو لپکے اپنے ناخن سے مہر کرتے ہو لپکے کرناخن سے مہر کرتا ہو میں فرشتہ اس کو اس کی گردن میں لٹکا جاتا ہو اور ہما قیامت وہ لٹکا رہتا ہو قولہ تعالیٰ لکل انسان الازمانہ طائرہ یعنی عنقہ بعد ازاں منک و نکیر آتے ہیں اور اسی طرح قیامت میں جب حکم ہو گا کہ اپنا نامہ اعمال پڑھ تب بندہ سب نیکیاں پڑھ جائیگا اور گناہوں کے پچھنے میں حق کے محتسالی فرما دیا گیوں نہیں پڑھتا کہے گا یا رب مجھے تجھے شرم آتی ہو حق تعالیٰ فرما دیا گیوں نہیں دھڑلایا یا رب شرماتا ہو تب بندہ پشیمان ہو گا اور پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشنے گی ہر حکم ہو گا خذوہ فقلوہ ثم انجز حکمہ

سولہواں باب منک و نکیر کے ذکر میں

حدیث میں آیا ہو کہ جب مردہ قبر میں ہر جاتا ہو اسکے پاس دو فرشتے یہ نکات نے میں جتنی تکمیل نیلی ہیں اور کوئی لاد کیسی ہو سو وہ زمین چیرتے اسکے سر کی طرف سے آتے ہیں نماز کہتی ہو کہ اس طرف سے آؤ کہ کو نکیر ہی من کے دوسے راتوں کو مسجد کے کتا تھا تب اپنی طرف سے آئے ہیں صدقہ کھتا ہو اور ہر سے آؤ

اور جو کہ فرشتہ کھتا ہو کہ اس کا منہ موج سا چمکتا ہو نام اس کا رومات ہو وہ مرد کو پہلانا تا ہو اور کھتا ہو کہ جو کچھ تو نے پہلا کر کیا ہو وہ کھتا ہو میں کسطح کھوں میرے پاس قلم سیاہ کاغذ کماں ہے فرشتہ کھتا ہے اپنے تھوک کی سیاہی بنا اور اٹھ کر قلم اور کفن کے کنارے لگا کاغذ تہہ اپنی نیکیاں سب لکھتا ہو اور جب گناہوں پر پوچھا ہو شرماتا ہو فرشتہ کھتا ہو جب نیامین گناہ کیا تھا تب حق تعالیٰ سے نہ شرمائے تھے اب شرمائے ہو بعد ازاں اگر زوار ہمارا تا ہو تب بندہ ناجاہر گناہوں کو بھی لکھتا ہے ہر فرشتہ کھتا ہو کہ اس کو لپکے اپنے ناخن سے مہر کرتے ہو لپکے کرناخن سے مہر کرتا ہو میں فرشتہ اس کو اس کی گردن میں لٹکا جاتا ہو اور ہما قیامت وہ لٹکا رہتا ہو قولہ تعالیٰ لکل انسان الازمانہ طائرہ یعنی عنقہ بعد ازاں منک و نکیر آتے ہیں اور اسی طرح قیامت میں جب حکم ہو گا کہ اپنا نامہ اعمال پڑھ تب بندہ سب نیکیاں پڑھ جائیگا اور گناہوں کے پچھنے میں حق کے محتسالی فرما دیا گیوں نہیں پڑھتا کہے گا یا رب مجھے تجھے شرم آتی ہو حق تعالیٰ فرما دیا گیوں نہیں دھڑلایا یا رب شرماتا ہو تب بندہ پشیمان ہو گا اور پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشنے گی ہر حکم ہو گا خذوہ فقلوہ ثم انجز حکمہ

کہ اسی جگہ کے خوف سے مدد فرما دیا کرتا تھا تب بائیں طرف سے آتے ہیں روزہ کتاب اور دوسرے نذرانہ یہ اسی نکتہ کی وضاحت
کلیا کر جو کہ ایک پاس کے دلوں پر وہ کیا کرتا تھا تب بائیں طرف سے آتے ہیں جمعہ کتاب اور دوسرے نذرانہ یہ اسی جگہ کے خط سے
پایا وہ نماز کو جاتا تھا تب وہ جگہ تھے ہیں اور کہتے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کتاب اور دوسرے کتاب اور شہدائے عظام اور
پس آ رہا ہے اس کے اوسے سنا کر چلے جاتے ہیں اور منکر و نکیر کے سوال میں یہ حکایت ہے کہ آدم کی پیدائش کو وقت فرشتوں نے
طعن سے کہا تھا کہ یارب کیا تو زمین میں ایسا شخص پیدا کرنا چاہو جو اس میں فساد و فحشاء پھیلانے کی کوشش کرے اور حق تعالیٰ نے فرمایا
تھا اے نبی! کہ تم ان کو اقلع کن یعنی جو میں جانتا ہوں سو تو ہم نہیں جانتے پس حق تعالیٰ منکر و نکیر کو بھیجا تو اسے مسلمانانِ کلمہ اور ایمان
ان بائیں منکر و فرشتوں کے سامنے گواہی دین اور گواہ دوسرے کہ نہیں ہوتے اور جب منکر و نکیر فرشتوں کے سامنے آئے
ایمان پر گواہی سے چلتے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں نے اُنکی جان لے لی اور اُنکا مال منافع غیر دین کے
منصیب کیا اور اُنکو جو روبرو غیر کی گواہی دینی اور اُنکے لونڈی غلام غیر کے بس میں بڑے پہرہ اور اس سے زمین کے
اندراج سوال ہوا تب دوسرے میرا ہی دم بہرہ اور میرا ہی کلمہ پڑھا کہ تم ہاں کہو جو مجھے معلوم ہے تمہیں نہیں معلوم ہے تم مجھ سے رحم
کتاب کی کشتی محمد ابراہیم حضرت محمد ابراہیم نے یہی فرمایا کہ کلمہ کہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال مبارک میت کو دکھاتے ہیں

لیجائے میں اور حتمی سے ظاہر کرتے ہیں اور اوس نکلی ہو گواہی دیتے ہیں اور جب گناہ کہتے ہیں تو ممکن عین
 ہو کر اوسے آسمان پر لیجائے میں حتمی فرماتا ہو کر انکا تین برسے بندے نے کیا کیا وہ چپے وہ جانے تین
 میان تک کہ جب حتمی دوسری تیسری مرتبہ پوچھتا ہو کہ میں ابھی تو شر و خطا پوش ہو تو نے اپنے بندوں
 حکم کیا ہو کہ ایک دوسرے کا عیب چپا ہے اور دوسرے دوسری کتاب پر پڑھتے ہیں اور ہماری تعریف کرتے ہیں
 اور میں کرام کہتے ہیں کہ وہ ان علیکون کیا فظن کر انکا تین سوا کا عیب چپا وال کہ تو علام انیوب ہو مگر حکم
 رحمد کتا ہو کہ بیشتر حدیثوں میں آیا ہو کہ فرشتے مومن کے واسطے ہمت قرار کرتے ہیں اور وجہ اسکی میرے نزدیک
 یہ ہو کہ ایمان و عقائد دلا سے کو ایک اثر ہو معنوی سو جو کوئی جسکا معتقد ہو تا ہو اوس سے اوسکو فیض پہنچتا ہو
 لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست ہو نہ باطل و غلط واقع پس امت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیائے سفیض ملتی
 حاصل ہو کر تا ہو اور اسی سب سے ذرا سے کام میں بہت سالاوب پاتے ہیں کہ محمد بن عبد اللہ علیہ السلام
 اور اسی سب سے یہ پہنچے اگلوں سے آگے ہو گئے ہیں کہ حق الوجود انسابقون اور اسی طرح
 سب فرشتوں کا ایمان کہتے ہیں سوا دین سے بھی طرح طرح سے فیض پہنچا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ علم

لے اور یہ
 ممکن ہے کہ
 ورنہ کیوں
 علیہ دین ان کا
 غلامان کا
 اجتناب کا
 فخر کا

اٹھارواں باب اس کر میں کہ روح گہرین اور قبر پر آتی ہی

حدیث میں ہو کہ جب مرنے سے تین دن گذر جائتے ہیں روح کہتی ہو یارب مجھے حکم دے کہ میں جاؤں اور اپنے
 بدگو و بیکون حکم ہوتا ہو کہ اچھا بات وہ قبر کے پاس لی ہو اور دیکھی ہو کہ منتون سے اور مومنہ سے پانی بہا ہو یہ
 دیکھا بہت دینی ہو اور کہتی ہو اویسے نسکین بدن اویسے پیارے محبوب مجھے اس محبت ملا کہ گہرین اس غم
 و درد کے گہرین اس رخ و فہم کے گہرین اپنی زندگی کے دن یا دین بعد از ان چلی جاتی ہو ہر اویس طرح پانچون
 دن دن لیکر آتی ہو در و در سے دیکتی ہو کہ منتون سے اور مومنہ سے اور کانوں سے ریم و خون بہتا ہو یہ دیکھ کہ بہت
 روتی ہو اور کہتی ہو اویسے نسکین بدن اس غم و رخ و محبت کے گہرین اس کیر و ن اور چوٹوں کے گہرین مجھے
 اپنی زندگی کے دن یا دین کیسے کھوڑے تیرا گوشت کھا کے تیرے ہفتا مشق ہو گئے تیرا جہر اپٹ گیا بعد از ان چلی
 جاتی ہو ہر اویس طرح ساتین دن حکم لیکر آتی ہو اور و در سے دیکتی ہو کہ بدن میں کیرے بڑے گئے ہیں سو دوا میں انکر
 روتی ہو اور کہتی ہو مجھے اپنی زندگی کے دن یا دین مجھے اپنے لٹکے ہالے خوشیوں قریب یا دین مجھے اپنی پس منہ
 یاد ہو کہ ماں میں تیرے بہائی بند کمان میں تیرے دوست دشمن کمان میں تیرے ہمسائے اور ہم نشین اور ہر
 مشی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب مومن مر جاتا ہو اوکلی روح اپنے گھر کے اس باس میں نہ ہر تک پہنچا کر آتی ہو اور وہی
 ہو کہ اوسکا مال سطح پر ہنستے ہیں اور اوسکا فرش سطح ادا کرتے ہیں ہر پور میں نے قبر کے گرد سال ہر پھر ہی ہو

اور کجی ہو گا اسکے لیے کون دعا لگاتا جو مرد کون نکلیں ہوتا ہو جس حال پورا ہو جاتا ہو تب اسکو جہان سب
 رحمتیں جمع ہوتی ہیں ایسا ہے بین اور فریضہ صورت کے ہیں آتی ہو اور وہ جو قرآن مجید میں جو تشریف الکریم الرحمن الرحیم
 سو کہتے ہیں کہ روح انجلی یعنی رحمت کے ہو چنانچہ ایک قرأت میں روح آیا ہو شمع شمع اور بعضے کہتے ہیں کہ روح
 ایک برے فرشتے کا نام ہے کہ قبضہ زمین مومنوں کے احترام کی واسطے آتا ہو اور کہا ہو کہ روح تمام بدن میں پڑا
 موصیٰ علیٰ تمام بدن ہر امت کرتی ہو قول تعالیٰ قل یحییٰ الذی فی ذلک اھدانا اول شجرة اور روح دروان و دولوں ایک
 ہیں لیکن روح جب گئی تو ہر بدن نہیں آتی اور ہر بدن جس و حرکت نہیں آتی اور روح دروان جاتا ہو اور آتا ہو
 اور اس کے پاس ہے ہر بدن حرکت کرتی ہو اور روح کی جگہ بدن میں نہیں زمین دروان کی جگہ و دولوں پر
 کیجے زمین پر اور روح جب طاعتی ہو بیشک بندہ مولا ہو اور روح دروان جب جاتا ہو تب ہر مولا جاتا ہو اور روح نسبت بہر
 درشتے الگ نہیں ہوتی اور حرکت نہیں کرتی جس طرح باقی اگر تین تین بہرین اور گھر میں و ہر دین اور سوہن کی جگہ
 اوپر رہے تو عکس اور کما حقہ پڑتا ہو انظر اوسے لیکن پیالہ اپنی جگہ سے نکلے اسی طرح روح بدن میں ہوتی
 ہو اور شعاع اور کاعرش تک پہنچتا ہو سو وہی روان ہو اور وہ وہاں جو کچھ دیکھتا ہو اسے خواب لگتی کہتے ہیں
 اور روح بعد وفات کے کہاں آتی ہو بعضوں نے کہا ہو سور میں رہتی ہو کہ چونکہ قبضہ جائز پیدا ہو سکے ہیں اور قیامت
 تک پیدا ہونگے اور تھے ہی سور میں صورت میں سور روح اگر نعمت کے قابل ہو تو وہاں ہوا و عذاب کے قابل ہو
 تو وہاں ہو اور کہتے ہیں کہ مومنوں کی روح علیین میں ہر برہندون کے حوصلوں میں اور کافروں کی روح فوسف
 میں سیاہ برہندون کے حوصلوں میں اور کہتے ہیں کہ مومن کی روح جب قبض کیجائی ہو رحمت کے فرشتے اسے
 باغ از تمام جوتے آسمان تک لیجاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہو کہ اسکو علیین میں لکھو و زمین میں
 پیسیر لجاؤ تب روح کو اس کے بدن کی طرف پھیر لاتے ہیں اور بہشت کا دروازہ کھول دیتے ہیں کہ وہ اپنے
 مقام کو دین سے نکلتی ہو تا قیامت اور کافروں کی روح کو عذاب کے فرشتے پہنچا آسمان کی طرف لیجاتے ہیں
 سولہ کے دروازے موندیے جاتے ہیں اور حکم ہوتا ہو کہ اسکو اس کی جگہ میں پیسیر لجاؤ تب اسے لے گئے ہیں
 اور اسکی جگہ کرتے ہیں اور دروغ کا دروازہ کھول دیتے ہیں کہ وہ اپنا بیٹھا و دین سے نکلتی ہو تا قیامت
 اور اسی ہی پر حدیث میں آیا ہو کہ برے جوتوں کی تہنک سنتے ہیں لیکن بول نہیں سکتے اور بعضے عالموں نے
 فرمایا ہو کہ شہیدوں کی روحیں فردوس میں ہر برہندون کے حوصلوں میں ہیں جہاں چاہتی ہیں اگر اگر جانی
 ہیں پھر لوسہ الہی بین قندیلوں میں جو عرش کے نیچے معلق ہیں اور مسلمانوں کے لڑکوں کی روحیں بہشتی
 جتنھوں کے حوصلوں میں ہیں اور شہر کون کے لڑکوں کی روحیں بہشت کی جگہ و نظرف پھر کرتی ہیں قیامت
 تک دیکھیں کہ ہننے کی جگہ نہیں اور آخرت میں وہ مومنوں کے خادم بنائے جائینگے اور جن مسلمانوں کے فرشتے

یہ روح ہے
 بین فرشتہ
 روح
 جس کو خدا
 جسے نابالغ
 بولی

کسی کو فرض یا دعویٰ ہو ادنیٰ حصین ہوا میں خلق ہیں نہ اولکونہ بہشت میں لیجائے ہیں آسمان پر جبرائیل کا
 قریب و غلبہ چکا دیا جائے اور فاسق مسلمانوں کی رو میں قبر میں بے کسمیت عذاب پاتی ہیں اور کافروں اور
 منافقوں کی رو میں جہنم کی آتش میں اور بعضوں نے کہا کہ روح ایک جسم لطیف ہو کہ مخلوق ہو اور
 اسی سبب سے حقیقی کو ذی روح نہیں کہے کیونکہ محال ہو کہ حقیقی محل جسم کا ہو اور یہودیوں کے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کا حال اور صحابہ تیم کا حال اور ذوالنہین کا حال پوچھا سوال کی شان میں سورۃ
 آخر اور روح کے مقدس میں یہ آیت اتری وکنتونک عن الروح قل الروح من امر ربی یعنی کہ روح میرے
 خدا کے علم سے ہو اور مجھے اس کا علم نہیں اور بعضوں نے کہا کہ روح مخلوق نہیں کیونکہ خدا کے امر سے ہوا اور
 امر خدا کا کلام خدا کا ہو اور بعضوں نے کہا کہ روح کے معنی ہیں کہ روح میرے رب کی نگاہ سے ہے کہ اس نے
 کس کے کسمیے اور سے بہت کیا ہو اور امر و روح کا ہو ایک امر الزام سے عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر نکون جیسے
 قول و حکم انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول کہ کون فیکون اور وہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو شرک الیہ روح اللہ
 علی قلک سورہ امین جبرئیل علیہ السلام ہو اور وہ جو فرمایا ہو کو ہم یقیم الروح واللہ انہ صفا سورہ روح سے وہا
 ہی جبرئیل علیہ السلام مقصود ہو اور بعضوں نے کہا کہ روح الکتب سے فرشتے کا نام ہو کہ ایک صفت میں کہ اگر ایک اور صفت ہے ایک
 صفت میں اور وہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہو فنفخ فیہ من روحی سورہ اصفاف تشریف و تعظیم کی راہ
 ہو جیسے آتہ المدو بیت المداور وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہو فنفخ فیہ من روحنا سورہ اسو اسو
 فرمایا ہو کہ حضرت عیسیٰ جبرئیل علیہ السلام کے پیرائے اور بعضوں نے کہا کہ روح اس جگہ بھی جبرئیل
 کے ہو و اللہ اعلم بالصواب مگر حکم روح کا حال فصل اسو اسو بیان کیا گیا کہ شخص کی فہم عقل میں آسکتا
 تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو امر انما ان حکم الناس علی قدر عقولہم یعنی ہر کو حکم ہو کہ آدمیوں کے اولیٰ
 عقل کے موافق کلام کریں اور شخص عقل صافی و فہم وافی کہتا ہو اسے چاہیے کہ تصوف کی کتابیں دیکھیں اور بعضوں نے کہا کہ
 غالی ہے کہ تصنیفیں کیونکہ انہوں نے بعضے سال میں روح کا حال تصریح تمام و تشریح تمام کہا ہو اگرچہ اس سالے میں مختصراً گئے ہیں

انیسواں باب صور کے ذکر میں و بعث جبرئیل

جانا چاہیے کہ اسرافل علیہ السلام کے چار بار زمین ایک پورب میں ایک جہنم میں ایک کو بچا تا ہو ایک سے ہر دہا لکھا ہو اور
 عوش کے پاسے اپنے کاندھے پر اوٹھا ہے جو اور حقیقی کے خوف سے چوٹا ہو جاتا ہو جھنجک کے برابر اور
 کوئی فرشتہ عوش سے اتنا نزدیک نہیں جتنا اسرافل علیہ السلام ہو اسکے اور عرش کے درمیان سات پرستے
 ہیں ایک پرستے سے دوسرے پرستے تک پانچویں کی راہ کا فاصلہ ہو اور جبرئیل و اسرافل علیہ السلام کے

روح اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کا حال اور صحابہ تیم کا حال اور ذوالنہین کا حال پوچھا سوال کی شان میں سورۃ
 آخر اور روح کے مقدس میں یہ آیت اتری وکنتونک عن الروح قل الروح من امر ربی یعنی کہ روح میرے
 خدا کے علم سے ہو اور مجھے اس کا علم نہیں اور بعضوں نے کہا کہ روح مخلوق نہیں کیونکہ خدا کے امر سے ہوا اور
 امر خدا کا کلام خدا کا ہو اور بعضوں نے کہا کہ روح کے معنی ہیں کہ روح میرے رب کی نگاہ سے ہے کہ اس نے
 کس کے کسمیے اور سے بہت کیا ہو اور امر و روح کا ہو ایک امر الزام سے عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر نکون جیسے
 قول و حکم انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول کہ کون فیکون اور وہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو شرک الیہ روح اللہ
 علی قلک سورہ امین جبرئیل علیہ السلام ہو اور وہ جو فرمایا ہو کو ہم یقیم الروح واللہ انہ صفا سورہ روح سے وہا
 ہی جبرئیل علیہ السلام مقصود ہو اور بعضوں نے کہا کہ روح الکتب سے فرشتے کا نام ہو کہ ایک صفت میں کہ اگر ایک اور صفت ہے ایک
 صفت میں اور وہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہو فنفخ فیہ من روحی سورہ اصفاف تشریف و تعظیم کی راہ
 ہو جیسے آتہ المدو بیت المداور وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہو فنفخ فیہ من روحنا سورہ اسو اسو
 فرمایا ہو کہ حضرت عیسیٰ جبرئیل علیہ السلام کے پیرائے اور بعضوں نے کہا کہ روح اس جگہ بھی جبرئیل
 کے ہو و اللہ اعلم بالصواب مگر حکم روح کا حال فصل اسو اسو بیان کیا گیا کہ شخص کی فہم عقل میں آسکتا
 تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو امر انما ان حکم الناس علی قدر عقولہم یعنی ہر کو حکم ہو کہ آدمیوں کے اولیٰ
 عقل کے موافق کلام کریں اور شخص عقل صافی و فہم وافی کہتا ہو اسے چاہیے کہ تصوف کی کتابیں دیکھیں اور بعضوں نے کہا کہ
 غالی ہے کہ تصنیفیں کیونکہ انہوں نے بعضے سال میں روح کا حال تصریح تمام و تشریح تمام کہا ہو اگرچہ اس سالے میں مختصراً گئے ہیں

پاش پاش کے اوسکی جان قبض کرین گے بہر حق تبارک و تعالیٰ ملک الموت سے فرما دیا کہ وہ یارون کو فنا کر سوا کہ الموت
 و یارون کے کہیں گے تمہاری سیوا و گذر چکی دریا کہیں گے ہر حکم و تو اپنے اوپر ولین یہ کہہ کر وین گئے
 کہیں گے کہان بن ہماری عین اور کہان بن ہمارے بھائی ابھی حکم اللہ تعالیٰ کا بعد از ان ملک الموت
 زور سے ایک ایسی آواز کرینگے کہ سارا بانی بتال تک سو کہہ جائیگا ہر پھارون کے پاس جائینگے وہ بھی رو کر
 کہیں گے کہان ہمارا اوجھائی اور کہان ہمارا کران ابو بچا حکم حق جل علاہ کا پس ملک الموت کی ایک جگہ ٹا
 میں وہ ٹکڑے ٹکڑے اور جائینگے اور اوسکے بانی ہنس جائینگے پھر آسمان پر چڑھ کر جگہ ٹا مارینگے جسکے حد سے
 جائز سوچ تارے سب چور چور ہو کر گر پڑینگے بہر حق تبارک و تعالیٰ فرما دیا کہ ملک الموت اب میری خلقت
 میں کون باقی باکینگے اتنی ہی لامیت تو ہی ہو اور باقی تو اب کوئی نہیں رہا مگر جبریل و میکائیل و اسرافیل
 اور عرش کے اوٹا نیوالے اور زمین ضعیف ہندہ تب اونکی روح قبض کر لیا جیسا کہ ہوگا بعد از ان حقتنا کی فانی ہوگا
 اوسکے الموت کیا تو یارون نہیں کا نہیں اللہ الموت سو تو بھی بھجائیں ملک الموت علیہ السلام بھی جائینگے اور کچھ باقی ہوگا

ما شاء اللہ تعالیٰ

الکسوان باب حشر و نشر کے بیان میں

حدیث میں ہے کہ جب حق تبارک و تعالیٰ چاہے گا کہ خلق کو جلائے جبریل و میکائیل و اسرافیل وغیرہ اہل علیہم السلام
 زندہ کرے گا اور ان چاروں میں پہلے اسرافیل کو جلا دے گا وہ عرش سے سو ریکو بہشت میں جائینگے اور کہیں گے
 اے رضوان بہشت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اور اونکی بہت کیوں سطر راستہ کہ ہر براق اور لوہار احمد و حبیب
 طے لیکر آویں گے سو جانور و زمین جو پہلے زندہ ہوگا وہ براق جو ہر بعد تعالیٰ فرما دیا کہ اسے آراستہ اور طیار کر دے
 تب اسے سرخ باقوت کا لباس پہنا دینگے اور سبز زبرد کی لکام اوسکے مونہ میں دیں گے اور دھڑکے پر پوش
 ایک بنار ایک زندہ کر دینگے پھر اس طیار سے اسے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف جائیں گے
 اور زمین اوسوقت کف و ست میدان ہوگی سپاٹ چوسن اونچی نہ بچی اس سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 سر قد مبارک بچان پڑ جائیگا ناگاہ ایک نور اوسکے سر قد پاک سے عمو و گرد و باو کے مانند آسمان کی طرف بلند ہوگا تب
 جبریل کہینگے کہ اے سر اسرافیل آواز دے کہ جو کہ حشر کا کاروبار تمہارے حق میں ہے جسکے خلق کو قتالی تمہارے ہی ہاتھ
 محشر کرے گا وہ کہینگے نہیں اے جبریل تمہیں آواز دے کہ جو کہ تم دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے
 جاتے تھے مجھ کو نہ غم آتی جو جبریل علم خاموش رہ جائینگے تب اسرافیل علم میکانیک کے کہیں گے کہ تم بھارو
 میکائیل پہلی مرتبہ کہیں گے کہ اسلام علیک اے روح پاک اپنے مقدس ن کی طرف رجوع کر اور کچھ جو اب پاویں گے پھر

اس وقت تک کہ

دوسری دفعہ کینکے اور روح مقدس اور فیصلہ اور حساب کیا وسط اور رحمن کے سامنے جانیکر اسے تہنیر کیا
 شوق ہو جائیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی کینکے اور سرور پیش سے گردھاڑنے لگیں گے پھر جن
 او کو ہستی لباس و براق دینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ ای جبرئیل یہ کون دن ہو وہ کہیں گے
 یہ قیامت کا دن ہے یہ نہشت کا دن ہے یہ یوم التلاق ہے یہ یوم الفرق ہے یہ یوم البراق ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے ای جبرئیل مجھے بشارت دے دو کہ کچھ خوشی کی خبر سنا دو کہ میں گے یا رسول اللہ
 لو اراکھد میرے ساتھ آپ فرماوینگے کہ تین یہ زمین پوچھتا میں تیری گنہگاریت کا حال پوچھتا ہوں کیا تم کو
 بل صراط پر جوڑ گئے ہوتے ہو تب اس فرشتے کی خوشخبری کی قسم جو میں نے ابھی تک سو نہیں سنا ہو گا کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ اب یہی خوش ہوا اور میری آنکھوں میں طراوت آئی پھر تاج و عمامہ لیکر بیٹھنے لگا اور بقیہ سوار ہوئے

بائیسواں باب براق کی تعریف میں

براق ایسا براق کہ اوس کے دو بازو ہیں جس کے زور سے آسمان وزمین کے درمیان اوڑھ لیا جائے اور اس کا
 آدمی کا سا اور پشائی کا نہ سب سے بڑا قوت کی اور کان پتے پتے تیلے بنزیر برید کے اور انکسین تارے کی مانند چمکتی
 ہو زمین و زمین کا ہی کی ہی سب سے سونے سے شری اور بدن برق سا گویا اوس ہو گیا ہے سے اوچا اور چھر سے
 چوڑا براق اس سبب اس کا نام ہے کہ وہ برق کے مانند تیرا گام ہے جو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزدیک
 جانیگے اچھلے پھانڈے گا اور کینکے گا خدای عزوجل کی قسم مجھ پر کوئی نہ سوار ہو گا مگر جی ہاشمی قوتی محمد بن عبد
 صاحب لو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ میں ہی محمد ہوں اور سوار ہو کر جنت میں داخل ہوں گے
 اور جبرئیل اس کے نیچے تہ و آراوگی کہ سر اوٹھایہ رکوع و سجود کا دن نہیں یہ حساب عذاب کا دن ہے یا کون کا گیا
 پاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے یا رب میں اپنی امت کی نجات چاہتا ہوں حکم ہو گا کہ جس میں
 تو رخصی ہو سو میں نے دیا تو رخصی و کسوف و کسوف و رنگ قرصی پھر عارضین تک آسمان سے پانی برسایا گیا
 کہ اوس میں لطف کی غایت ہوگی اور پانی بار بار نہ کرے کہ نہ ہر چہ سے اوچا ہو گا خلق اوس پانی کی تاثیر سے سب سے
 کے مانند جمے گی اور اوس کے بدن تمام و کمال درست ہو جائیں گے پھر اللہ کا خدای عزوجل زمین و آسمان کو اور
 تین بار کینکے گا کہ واسطے ہے سلطنت و بادشاہی کوئی جواب نہ دیا گیا تب بھی فرماویگا اللہ کا جو ملک شدی
 سلطت جو اکیلا ہے قہر والا ہے کہے گا کہان میں گھنڈی اور کہان میں شہزادے اور کہان میں وہ جو
 کہاتے تھے اور وہ کہاتے تھے اور بہار دہنے ہوئے رنگارنگ لہجہ کے مانند اڑیں گے پھر دلی اس کے
 خدای جل و علا اس میں کو جبرئیل و جبرئیل گیا یہ اور جنم کو سپر کینکے گا اور ایک اور زمین بناویگا سیدنا

رسول اللہ
 ن گے
 الموت
 بارو کر
 چنگاڑ
 مد سے
 غفلت
 اس فعل
 ن فرماوے گا
 جی پہنچا

م السلام کو
 میں نے
 درجہ
 لیا رکھو
 باپوش
 ت جائے
 لیدہ سلم کا
 بیوت
 ن ہا کہ
 س آئے
 رکھاڑ
 چنگاڑ

باطن اور ان کی شرمگاہوں سے سب لبوں پر گھاسو بھاریو الا بکار بکار یہ لوگ نہ کرتے تھے اور بے توبہ مرے یا انکی
 سزا ہو اور جبکہ انکی دوزخیں قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبُوا الرِّقَابَ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ
 بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ
 بے توبہ مرے یا انکی سزا ہو اور جبکہ انکی دوزخیں قولہ تعالیٰ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ
 اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ
 قولہ تعالیٰ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ
 کے سینکے اور ہونہر بیت تک لٹکے سو بھاریو الا بکار بکار یہی ہیں جو بے توبہ مرے یا انکی سزا ہو اور جبکہ انکی
 دوزخیں قولہ تعالیٰ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ
 اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ
 اور جہانیکے سو بھاریو الا بکار بکار یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھے کام کیے اور خلق کو گناہوں سے منع کیا اور
 پانچو وقت کی نمازین باجماعت ادا کیں اور توبہ کر کے مومے یہ انکی جزا ہے اور مکان انکا بہشت میں حقیقی
 افسے راضی ہے یہ حقیقی سے نہ انکو کچھ در ہر غم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

چوبیسواں باب قبرے اوٹنے کے بیان میں

کہتے ہیں ان خلق جب قبروں سے اوتھے گی اوسی جگہ تک کے سب چالیس سو تک کہڑے رہیں گے نہ کھائیں گے نہ پینیں گے نہ بولیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت دن آپ کے ہتی کس نشانہ
 پہچان پڑینگے آپ نے فرمایا کہ ہتی اوس دن وضو کے آخر سے غٹھیں ہوں گی یعنی جو وضو دیکھو انکے وضو میں جو
 جاتے ہیں روشن و تابندہ ہوں گے اور حدیث میں ہے حشر کے دن جب خلق قبروں سے اوتھیں گے فرشتے
 مومنوں کے پاس آئیں گے اور انکے بدنوں سے خاک جھاریں گے سب جگہ کی گر و چٹ جالی کی گر اعضای
 سجد کی گر و چند فرشتے تلین گے نہ چٹے گی تب آواز آئیگی کہ اوی میرے فرشتو یہ قبر کی سہی نہیں یہ مسجد و ان
 محلوں کی سہی ہر انکو اسی طرح کہتے دو یہاں تک کہ ہر صراط سے اتر کر حشر میں داخل ہوں تاکہ جو انکو یہ کہے جائے
 کہ میرے بندے اور انکو کہیں اور اعضا سجد کے سات ہیں ماتا اور دونوں ہاتھ اور دونوں کا سہ زانو اور
 دونوں پاؤں کی اونٹلیاں اور بعضوں سے تانک کو بھی کہا ہے اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ قیامت کے دن جب مردے قبروں سے اوتھیں گے اللہ تعالیٰ رضوان کو جو بہشت کا دربان ہے وہ میٹام
 بھیجے گا کہ مینے روزہ دار و نکو ہو کا کیا سا قبروں سے اوتھایا ہے سو بطور استقبال کے انکی خواہشوں کی چیزیں

کہ ارباب سے کہانی ۱۲ کہ چوبیسواں باب اور جہانیکے سب لبوں پر گھاسو بھاریو الا بکار بکار یہ لوگ نہ کرتے تھے اور بے توبہ مرے یا انکی سزا ہو اور جبکہ انکی دوزخیں قولہ تعالیٰ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ

کہ ارباب سے کہانی ۱۲ کہ چوبیسواں باب اور جہانیکے سب لبوں پر گھاسو بھاریو الا بکار بکار یہ لوگ نہ کرتے تھے اور بے توبہ مرے یا انکی سزا ہو اور جبکہ انکی دوزخیں قولہ تعالیٰ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ بِاَلَمِ الْيَوْمِ اَلَمِ اِنَّمَا كَانَ فَرْجًا مِّنْ دُونَ سَعْيٍ اَوْ ثَمِينٍ كَمَا لَا تُحِطُ

طیار کر رکھتے خواں بہشت کی حور و ان اور غنائو کو بلا و بگھاؤ و نور کے لاکھوں طبق لیے ہوئے ہزاروں طرح کے میوہ و انور و فیض کی فوان اور لذیذ شربتوں ہمیت خواں کے پاس جمع ہونگے اور گنتی میں وہ اتنے ہونگے جتنے زمین میں مٹی کے ذرے ہیں اور زمین کی بوذین برسی ہیں اور آسمانوں پر ستارے ہیں اور درختوں پر پتے پہر جب سب سامان طیار ہو چکا تو حلق علا و نکو کمانا کھلا و بگھا و فرو و بگھا کھلا و آشر ہو چکا یا اسفند فی الایام انجالیہ اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ لوگ جب قرون سے اوٹیں گے فرشتے تین قرون سے مصافحہ کرینگے شیعہ میں سے اور رمضان کے روزہ داروں سے اور اوشے جو عرفے کے دن روزہ رکھتے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب فوان سے دوست زیادہ امدت والی کے نزدیک جمعہ وعرفہ ہے کہ انہیں رحمت ہے اور سب فوانوں سے شمس زیادہ شیطان کے نزدیک جمعہ وعرفہ ہے کہ ای عائشہ جو عرفہ کو روزہ رکھے اس کو ستر چوبیس دروازے خیر و رحمت کے کشادہ ہوں اور تیس دروازے شر و عذت کے بند ہوں اور جب عرفہ کا روزہ دار پانی سے روزہ کو لتا ہو جو رگ اور سکے بنیں جو خچر تک کستی رہتی ہے کہ با خدا یا اسپر رحمت کے اور حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار اپنی اپنی قرون سے ٹکلیں گے اور فرشتے ان کو معذہ خوانوں اور فیض چا کھوں کے پاس بجاینگے اور کھینگے کما و ترم ہوئے رہتے تھے جب لوگ اکھا کر کھاتے تھے اور پو ترم پاس رہتے تھے جب لوگ سیراب ہو کر پانی پیتے تھے دیو سال میں ہوں گے اور لوگ حساب میں پہنچتے ہوئے اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی قیامت کے دن برہنہ تن و برہنہ پاؤں میں گھس طرح ماکے پیٹ سے پیدا ہونے ہیں و لیکن کوئی کسی طرف نہ بیکھا سکی نگاہ میں ہوں و ہیبت سے آسمان کی طرف ہوں گی چالیس برس تک اسی طرح کھڑے رہیں گے نہ کھائینگے نہ پیئینگے آفتاب کی گرمی سے کسی کا پاؤں پسینے میں نہ بیگیں گے کسی کی ہڈیوں تک پسینا آوے گا کسی کے پیٹ تک کسی کی چھاتی تک بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ کوئی اوسدن سوار ہوئی اوٹھیا فرمایا ہاں انبیاء اور اوسکے اہلبیت اور وہ لوگ جو حبش شعبان و رمضان میں متصل ذرے رکھتے ہیں اور سب لوگ اوسدن ہوئے ہونگے مگر انبیاء اور اوسکے اہلبیت اور رجب و شعبان کے روزہ دار کو وہ آسودہ ہونگے اور کہتے ہیں کہ قیامت کے میدان میں تمام مخلوقات کی ایک سو بیس صفیں کچا نیکی پر صرف اتنی لائیں گی چالیس ہزار برس چلے تو اس کا چورس ملے اور اتنی چوڑی کہ بیس ہزار برس چلے تو اس کا کنارہ ملے سواؤن سو تین صفیں ایمان والوں کی ہونگی اور باقی سب کافروں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا قیامت کے دن میری امت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی مصنف رحمہ کتابا ہی صحیح تہذیب و تمدن رحمہ کتابا ہی سیوطی رحمہ نے خصائص الکبریٰ

مشغول ہوا ہوتا ہے وہ شخص کہ صرف اللہ تعالیٰ کو واسطے آپس میں دوستی رکھتے ہیں جو ہمارے مال و جان والی عورت
 جو روپ و باد و لون و کتبی ہوتا ہے اور وہ صرف خدا تعالیٰ کے خوف سے اس سے باز رہے پانچواں وہ شخص جو
 تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہو چٹپٹا وہ جس کا دل سجدہ ہی میں لگا رہتا ہو سنا تو ان وہ جو دہاتے ہاتھ سے
 صدقہ دے اور باتیں سے چھپا رہے اور حدیث میں آیا ہو کہ جب مقتدا علی خلق کو جمع کرے گا پکارنیو الا پکارے گا
 اور صحابہ فضائل اور سب سے لوگوں اور نہیں گے اور جلد جلد بہشت کی طرف چلیں گے فرشتے ان کو روضہ میں ملیں گے اور کہیں
 گے تم کون ہو کہیں گے ہم وہ ہیں کہ جب ہم لوگوں نے ظلم کیا ہم نے صبر کیا اور جب کسی نے ہماری تقصیر کی جس نے معاف
 کی فرشتے کہیں گے اچھا یہ سب بہشت کو چلے جاؤ پھر پکارنیو الا پکار لگا کہ اہل صبر کمان میں تب بھی بہت سے لوگ
 اور نہیں گے اور جلد جلد بہشت کی طرف چلیں گے فرشتے ان کو راہ میں ملیں گے اور کہیں گے تم کون ہو جو بہشت کو
 چھٹے چلے جاتے ہو کہیں گے ہم جو دہاتے ہیں کہ خدا ہی اہل و عیال کی بندگی پر ثابت و قیوم ہے فرشتے کہیں گے
 اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکارنیو الا پکار لگا آپس میں ہندو دوستی رکھنے والے کمان میں تب بھی بہت سے لوگ اور نہیں
 اور بہشت کی طرف متباہان ہونگے راہ کے فرشتے کہیں گے تم کون ہو کہ بہشت کو چھٹے چلے جاتے ہو کہیں گے
 ہم آپس میں ہندو دوستی رکھتے تھے فرشتے کہیں گے اچھا بہشت کو چلے جاؤ اور جب یہ سب لوگ بہشت میں داخل ہو جائیں گے
 تب حساب کی ترازو میں لائی جائیگی اور حدیث میں آیا ہو کہ لوہا اٹھانا لانا ہوا کہ ہزار برس چلے تب ہوا و سکا ہو
 اور عرض اوسکا اتنا چھٹنا آسمان و زمین کا و میان اور سرخ یا قوت و سبز و زرد و آسمین و زمین اور آسمین و زمین
 تین جہتیں ایک جہت میں ایک پیر کیا کیا کچھ بچے اور آسمین و زمین کی ہر ایک چیز اور آسمان و زمین کی ہر ایک چیز
 رب العالمین کیسے لاکھ لاکھ سوال و جواب کے قریب شہر زار نہیں ہے میں انہیں کے نیچے شہر زار صفین فرشتوں
 کی ہر صف میں پانچ لاکھ فرشتے کہ اسد فعال کی تسبیح و تقدیر کے زمین اور قیامت میں سب اہل ایمان اس لوہا کے
 گوارا دہونگے اور سوا اوّل اس کے اور چھوٹے نیزے صحابیوں کے واسطے گریبنگے چنانچہ صدی کا نیزہ حضرت ابو بکر کے واسطے لگا دیا گیا
 اور سارے صدیق اس کے نیچے ہونگے اور عدل کا نیزہ حضرت عمرؓ کے واسطے اور تمام عوام اس کے تلوں کے اور سخاوت
 کا نیزہ حضرت عثمانؓ کے واسطے اور سب سخی اس کے نیچے اور شہادت کا نیزہ حضرت علیؓ کے واسطے اور سب شہید
 اس کے نیچے اور فقیر کا نیزہ حضرت ابوذرؓ کے واسطے اور سب فقیر اس کے نیچے اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذرؓ کے واسطے
 اور سب اہل اہل اس کے نیچے اور قدرت کا نیزہ حضرت ابی بن کعبؓ کے واسطے اور سب قاری اس کے نیچے اور عظمت کا نیزہ حضرت
 امام حسینؓ کے واسطے اور سب ظالم اس کے نیچے ہونے میں اس کے نیچے ہونگے قال اللہ تعالیٰ کہ وہ جو کمال ناسر یا نہر
 اور حدیث میں ہو کہ قیامت کے دن جب خلق بہشت میں جی شہی ہوگی حق تبارک و تعالیٰ جبریل علیہ السلام کے ہاتھ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام پہنچے گا کہ نبی امت سے کہہ کہ مجھے و نام سے پکارین جو نام سے دنیا میں

کہ جو نام سے دنیا میں

حق کو بوقت پکارنے سے تہمت محمدی پکائیو لا پکار گیا کہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جو سب کیسے لکھے اللہ تعالیٰ
 سب کا حساب فیصل کرے گا اور سب ہمتوں سے فرما دیا گیا کہ اگر یہ ہمت محمد کی نبوت میں فیصلہ تمہارا ہزار برس میں
 چکا تھا اور سب جانور درند چرند پرند بھی محصور ہو گئے اور زمین ہی فیصلہ کیا جا گیا سنا تو ان کو تو انانی دینگے کہ نہ وراور
 اپنا بلایا لیلے بعد ان سب خاک کر دیے جائیں گے اور جو انکے خدای جہل و علا کے خوف سے روئے ہو وہ ورنہ کوئی
 گی اور جو کوئی خوف مند سے اتنا بھی دیا ہو گا کہ اس کا ایک بال بے لگا ہو گا اعتقالی اور اسکے گناہ معاف کر دے گا تو پکار
 دیا جا گیا کہ شیخس ایک بال کی برکت سے ناجی ہو غفور ہوا اللہم اغفر لک

ستائیسواں باب بہشت کے ذکر میں

وہب فی مدینہ سے منقول ہے کہ بہشت کا عرض لٹا ہوا تھا آسمان زمین کا عرض ہوا اور اسکے طول کو سوا
 حق جل علاہ کے کوئی نہیں جانتا جو جی چاہے سب ماں موجود ہوا اور زمین حورین میں بڑی بڑی انہوں والیاں
 جتنی کہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہوا وہ یا قوت ورجان ہیں نبی نگاہوں والیاں کہ اپنے شوہر کے سوا کسی طرف نہیں
 دیکھتیں اور اسکے شوہر سے پیش کسی حرج آدمی نے انکو چھو یا چیرا نہیں اور جب انکے شوہروں کی محبتوں سے
 فراغت پاویں گے بالفور وہ جیسی کی جیسی ہا کرہ ہو جائیں گے ایک ایک زمین سے ستر سترے رنگ رنگ کے پتے ہو
 جبال سے بھی زیادہ ہلکے ہیں اور کا گوشت تنخاں ایسا شفاف ہے کہ پتھریوں کی ٹھونکھا منقضان اوپر سے دیکھا تو بیٹھا

اٹھائیسواں باب بہشت کے دروازوں و نہروں کے بیان میں

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بہشت کے آئندہ دروازے میں سوریکے جواہر سے جڑے پتے پر لالہ الا اللہ محمد
 رسول اللہ لکھا ہو وہ پتھر کا اور شیش کا دروازہ ہو اور دروازہ نمازیوں کا دروازہ ہو جو بھی طرح
 و نمونہ کرتے ہیں اور بھی طرح نماز ادا کرتے ہیں اور تشریف رکوۃ دینے والوں کا دروازہ ہو جو خوشی سے نیٹے ہیں
 اور چہماؤں لوگوں کا جو خلق کو نیک کام سکھاتے ہیں اور بڑے کاموں سے منع کرتے ہیں اور باغچاؤں اور
 لوگوں کا جو ظلم اور شہوات سے باز رہتے ہیں اور چہماؤں کا اور ساتواں جہاد یونیکا اور آسمانوں اور لوگوں کا
 جو حرام سے نگہبند ہیں اور بابا کے ساتھ ورناتے والوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور بہشت
 سات تین دروازے ہیں دار السلام جنت الماوی جنت الخلد جنت النعیم جنت الفردوس جنت العدن تترجم
 کہتا ہے کہ یہ ساتوں پہننے کو واسطے ہیں اور آسمان دیدار کے واسطے ہو جس کا نام علیون ہے اور بہشت میں ایک
 نہایت چاندی کی ہر ایک سوئے کی اور گارامشک و عطران کا اور صبح و شام ایک ایک موتی کے ایک ایک مرو

کے ہیں سائید سائید کوس کے لائے اور اسے ہی چوڑے اتنے ہی اونچے اور کھڑکیاں یا قوت کی ہیں اور
 و دوازے چوہر کے اور انہیں نہر بہتیاں ہیں جسکے کنارے جو اور مصفا ہے ہیں ایک نام نہر راحتہ جو وہ سب
 بہشتوں میں پونچھی ہو اسکے سنگرزے موتی کے ہیں اور کبابی برف سے سفید زیادہ اور شہد سے شیرین یہ
 اور ایک نہر کوثر جو وہ خاص قارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہر جو اور بیتے آسمان میں تارے ہیں اونچے
 چاندی سوینکے کورے اور میں تیرتے ہیں اور ایک نہر کاغور جو ایک سیل ایک نہر حقیق فخرم اور ان کے سوا
 اور بہت ہی نہر ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ علاج کی رات مجھے سب شیشیں کھانی گئیں
 انہیں چار نہر ہیں یکسٹ ایک صاف کی ایک وہ کی ایک شراب کی ایک شہد مصفا کی قال اللہ تعالیٰ فرماتا تھا
 میں نے پچیس ہزار نہر تیار کیں کہ میں نے طعمہ و انسا ترین و خوشبودار ترین و انسا ترین و انسا ترین و انسا ترین
 کہ ایک یہ نہر کمان سے آتی ہیں اور انکو کھاتی ہیں کما حوض کوثر کو کھاتی ہیں لیکن میں نہیں جانتا کمان سے
 آتی ہیں تم جتنا ہی سے دعا کرو تو حال کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے دعا کی تہا ایک نہر شیش
 اگر سلام کیا اور کیا یا محمد انکھیں سوندو میں نے انکھیں سوندیں بہر کو کولیں تو ایسی جگہ میں تھا جہاں ایک قبہ در
 سفید کابنائتا اور او میں دو دروازے یا قوت کے تھے اور سرخ سونکا تفل دیا تھا اتنا بڑا کہ اگر تمام عالم اور پھر
 تو ایسا معلوم ہو کہ پتا پڑ چڑھا بیٹھی ہو ہر اوس فرشتے کے حسب الاشارت یہ سننے قفل کے پاس جا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہا تیر قفل کھل گیا میں قبہ کے اندر گیا اور کیا کہ اسکے بار ستونوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہو اور پانی کی
 نہر بسم کی میم سے جاری ہو اور وہ کی نہر اللہ کی ہے سے اور شراب کی نہر حرم کے میم سے اور شہد کی
 نہر حرم کے میم سے جدا از ان حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد میرے امتیوں سے جو کوئی مجھے ان ناموں کا
 یاد کرے گا اور دل سے خالصا غلصا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے گا اور سکوان چار دن نہروں سے سیراب
 کروں گا اور درخت طوبی کا بیان یہ ہو کہ جو اسکی موتی کی ہو اور شافین و سکی زمرہ کی اور پتے اور اسکے
 سندس کے اور او میں شتر ہزار شافین ہیں بہشت میں کوئی قبہ و حجرہ نہیں جہیں اسکی ایک شاخ سایہ
 نہو جیسے سورج کہ اصل اسکی آسمان میں ہو اور فوراً سکاہ و درجہ و مکان میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
 کہ بہشت کے درخت سونے جاندیکے ہونگے اور دنیا کے درختون کی جڑ نیچے ہوتی ہو یا پوچھا اور بہشت کے
 درخت بخلاف اسکے ہونگے تاکہ میوہ لینے میں تکلیف نہو اور درختوں پر چڑھنا نہ پڑے قولہ تعالیٰ طوفاناً
 و اریحی یعنی میوے اور سکے نزدیک ہیں اور وہاں کی زمین میں مٹی کی جاگ مشک و عنبر و کافور جو بہت نندہ ہو
 ہوا کہ جو کہ سے بہتے جہر ہر تے ہیں ایسی ہمنائی ستہری صد اکھتری ہو جو کسی کان نے کبھی سنی ہو اور حضرت
 علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جسکے علی سے نفیس

۱۰
 اوس میں نہر ہیں
 پانی کی جو وہ ہیں
 کر گیا اور نہر ہیں
 وہ کی جگہ ہے
 میں ہر اور نہر ہیں
 میں شراب کی نہر ہیں
 میں نے ان کو
 اور میں میں شہد
 کی جاگ اور شہد
 ۱۱
 جسکے سیراب ہوا

نکلتے ہیں اور اسٹیل سے گھوڑے پر دروازے والے جن پر دریا قوت کے جوڑے زین وزین پوش پڑے ہیں سو
 اولیاءِ اعدہ کو ملینگے کہ وہ سوار ہو کر منتو کھاتا شاخیں لگ کر دم سے لڑیں گے یا رب کس چیز سے نہیں
 اس کراست کو پونچا یا جواب نہیں لگے کہ تم سو تھے یہ نماز پڑھتے تھے تم کہا نا کہ تھے یہ روزہ رکھتے
 تھے تم کو فہمین بیٹھتے تھے یہ ہمارے نکلتے تھے تم بخیلی کرتے تھے یہ مال خرچتے تھے اور بہشت میں نہ گرجی اور
 نہ جا رہا ایک موسم جو معتدل خوش آئند ہر دل اور نہ دہو پھوندا اندھیرا ملک جیالت ہو جیسے نور کا تڑکا لیکر نور
 ظہور کیا کہ صفائی ستھرائی میں اس سے ہزار چند زیادہ قولہ تعالیٰ ^{اور چاندنی} وظلی تھو قد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کیا بتاؤں میں تمہیں وہ ساعت جو بہشت کی ساعتوں سے بہشت کی شبابہ جو وہ ساعت صبح جو
 سورج نکلنے سے پیشتر اور اسکا سایہ دراز و قائم ہو اور اسکی راحت و آرام وسیع و باسط ہو اور اسکی برکت و لطافت کثیر و فراوان

انتیسواں باب حوون کے بیان میں

حدیث میں ہے کہ مقتدائی نے حورون کا چہرہ چار رنگ سے بنایا جو سپید و سبز و زرد و سرخ اور پائون او
 زرافونک فطین حضرتان سے بنے ہیں اور زرافے سے سر تک کا نور و مشک و عنبر سے اور بال و سیکے قریض سے بنی
 اصل و سرشت اونکی اور چیزوں سے ہو جیسے آدم کی اصل و سرشت بھی سے ہی اور شیطان کی آتش سے اور
 حورین اسبج معطر و مطہین کہ اگر کوئی اونہیں سے دنیا میں تھو کہ نے تو تمام عالم مشک کے اگر گناہ سے بہرہ
 اور ہر ایک کے سینے پر مقتدائی کا نام اور اس کے شوہر کا نام لکھا ہو اور ہر ایک کے ہاتھ میں دس دس گلشن درو
 ہوا ہر کے ہیں آبن عباس فرمے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہشت میں ایک حور ہو
 کہ اسکا نام محبت ہو اور اسکو مقتدائی نے چار چیزوں سے پیدا کیا ہو مشک کا نور و عنبر و زعفران اور اسکی مٹی کو
 آب حیات سے خمیر کیا ہو وہ اگر سمندر میں تھو کہ نے تو سارا دریا بنیما ہو جا اسکی گردن کے پاس لکھا ہو کہ جو
 مجلس عورت چاہے اسے چاہیے کہ خداوند تعالیٰ کی طاعت و عبادت کرے اور ابن مسعود رضی عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور جبریل علیہ السلام نے اسکو گرد
 پیر سے اور دیکھنا لگا کہ ایک حور کسی محل سے نکل کر چلیں کے سامنے مسکرائی تو جنت عدن اس کے دانوں کی
 چمک سے روشن ہو گئی اور جبریل علیہ السلام تھیں اگر گر پڑے اور جانا کہ یہ خدا تعالیٰ تقدس کا نور ہے اور انکی
 کہ اسی میں اللہ سرا و نما اور اس سے کلام کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو سنایا کہ انا و اس سے کہا سبحان الذی
 خلقک کیا پاک ہو کیا نرا لاہو وہ جسے تجھے پیدا کیا ہو لی یا امین اللہ تم جانتے ہو مجھے کسکے لیے پیدا کیا ہو کہ نہیں
 کہا مجھے اس کے واسطے پیدا کیا ہو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنی ہوا نفس پر مقدم رکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ میں بہشت میں ملائکہ کو دیکھا کہ محل و ایوان ملے بنائے ہیں یعنی ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہیں ایک سونے کی اور بناتے بناتے پہرہ جاتے ہیں اور بنا ناموقوف کرتے ہیں پہرے بنائے گئے ہیں پہرہ جاتے ہیں سوینے اور کاسب پوجا بولے جنکے واسطے یہ مکان بننے ہیں وہ جب مقعالی کو یاد کرتے ہیں ہر مکان بنانے لگتے ہیں اور جب وہ چہرہ جاتے ہیں ہم بھی بنا ناموقوف کرتے ہیں

تیسواں باب تہذیب و ذکر بہشت میں

حدیث میں ہو کہ پل صراط کے اوپر کئی صحرا ہیں جن میں بہت سے درخت ہیں اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے جاری ہیں ایک اسیے ایک بائیں سوال بیان جو پل صراط سے اترینگے اور آفتاب کی گرمی سے تشنہ ہونگے اول چشمہ جن میں سے ایک کاپا پانی پینے کے جو میں وہ پانی سینہ تک پہنچے گا تمام خباثت اور نا پاکیاں نکلے صاف کر دے گا ایک اور چشمہ جن میں پونچھ لکھن اور بول وغیرہ سکون ازل کرے گا اور ادھکا طہر و باطن سب پاک صاف ہو جائیگا بعد ازاں دوسرے چشمے میں نہایت گندے سواونکے موندہ چوہے ہیں رات کے چاند سے روشن ہو جائینگے اور اونکے بدنوں کی کمال حریر سے زیادہ ملائم ہو جائیگی اور اونکے جسام مشک کے مانند خوشبو ہو جائینگے بعد ازاں جنت کے دروازے پر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹاؤنگے وہاں سے حورین نکلیں گی اور ہر ایک اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ لگیں گی کہ تو میرا محبوب ہو اور میں تجھے خوش ہوں کہی ناراض نہ ہو اور اپنی خواجگاہ میں لجا لگیں وہاں نہ تخت نہ ہوں گے نہایت طویل و عریض ہر تخت پر چھ کپڑے ہر کپڑے پر ایک حسین جمیل حور شہرے پڑے ہوئے اور باوجود اسکے لباس کے پردیسے شافی کائناتیاں جیسے فانیوں کی اوچل شمع اور بہشت کی عورتوں کے بال ایسے نرالی ہیں کہ اگر ایک بال نین میں گرے تو زمین جگمگائے اور گویا ہر ایک بال سوچ کی کرن ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت سفید چمکتی ہوئی اور سکے لوگوں کو تے نہیں نہ آفتاب نہ آسمان اور سات دیواریں اور سکے گرداگرد محیط ہیں پہلی صرف چاندی کی دوسری طلح چاندی اور سونے کی تیسری صرف سونے کی اسی طرح چوتھی بانچونیں ہیں پھر دروازہ ہرات وغیرہ کی اور ساتویں دیوار ایک نور سے تابندہ اور ہر ایک دیوار کے دریاں پانیوں پر سکے رستے کا فاصلہ ہر درشتیوں کے بدن میں بال نہونگے مگر سر کے بال اور ہونیں اور بکلیں اور مردوں کی مونچوں میں قدرے سبزی ہوگی جیسے نوخط جوفون کے ہوتی ہیں اور عورت سے تسمیہ ہوں اور جود بدن ایسے شفاف ہونگے کہ اہل جنت اونکے موندہ اور سینے اور ساق میں اپنا موندہ دیکھ لیا کریں گے اور ہر روز بہشتیوں کے بدن میں قوت و جمال زیادہ ہوگا جیسے دنیا میں ضعف و پیری زیادہ ہوتی تھی یہاں تک

کہ ایک ایک مرد کو سو سو مرد کی قوت ہوگی کہ لے میں بھی پیٹے میں بھی چلے میں بھی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جب ولی اللہ کامیو نکلتا تو اس سے فراغت پاوے گا کہ انکا اشتقاق ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان دریا قوت کے لیکر اس کے سامنے جائیگے ہر ایک خوان میں ہزار اون پیالے اور ہر پینے سو فیگہ جی ہوئے کہ قال اللہ تعالیٰ ليطاق علیکم یصحا من فہم الکوایہ فیکما انکم تسمیہ الالف و تسمیہ الالفین اور ہر پیالے رکابی میں ستر ہزار رنگ کا کمانا ہوگا جو کسی دیچی میں نہیں پکا اور کسی باورچی نے اس کو کسی آتش نے اسے نہیں پکایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اون میں ربتوں سے اس کو کمانیکو جیسا پکا پایا کیا اور کمانیکا اور مسکو و اپنے قبیلے کے ساتھ اور جب دو وزن آسودہ ہوئے رنگ رنگ کے پرندے اور خون کے برابر ہوا سے اور سینکے اور اون کے سامنے آکر گویں گے اور کہیں گے تم نے فلا نے فلا نے چشمے کا پانی پیا ہے اور فلا نے فلا نے بہشتی مرغزار میں ہم چرسے ہیں یہ سنکر ولی اللہ کا اوپر بندہ دن کا اشتقاق تب وہ خود بخود ہنگو خانوں پر لگ جائیگے اور وہ خوش خوش تناول کرے گا حدیث میں آیا ہے کہ بہشت کے لوگ میوہ اور کمانا جو پیا ہیں گے کما یستل بعد از ان سینے کی راہ اور اسکا فضل مکمل جایگا اور اس سینے میں کی سی ہو ہوگی مترجم عفا اللہ عنہ کہنا ہے کہ بہشت کی تعریف میں اور نعمت اخروی کی توصیف میں ایک آیت اور ایک حدیث قدسی کفایت ہے آیت یہ ہو فلا تکر نفس انھی کلم من قرۃ عین نہیں جاتی کوئی جان کہ کیا چسپا یا گیا ہو اس کے واسطے انکھوں کی ٹہنک سے اور حدیث یہ ہو انکو قوت لعلی و اللہ یحییٰ بالاعین کرات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنی میں نے اپنے بندوں کے واسطے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی نکتہ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور کسی دل میں نہیں گذرا اور رب سے افضل حق جل جلالہ دیدار ہو نصرنا اللہ تعالیٰ بالنظر الی وجہہ الکریم

تمام ہوئی کتاب قاطع الاخبار

ابن مترجم عفا اللہ عنہ اپنی طرف سے چند مسائل ضروریہ بیان کرتا ہے مسئلہ قرون کا زیارت کرنا ناجو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی قرون پر گئے اور اہل قور کو طواف ہونہ کر کے کہتے ہوئے اور کہا السلام علیکم یا اہل القور فیکم اللہ لئلا تکرہوا ثم کفوا عنہن بالارشاد مناسبت ہو کہ جب زیارت کو جاسے یہ الفاظ کہے اور یہ جو وہ کام کچھ کرے فتح القہر اور فتادی عالمگیری میں ہے لکھ عین القریں بالیہ بعد من استتر و لہو و نہما الیس لا یارینا والذہار عندنا قاترا کما کان فیصل صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر و جہ الی القیوم یعنی جو کچھ سنت نبوی سے غفل

لے ہے پرا
میں اور ک
سیا بیان کو
کی اور جو
اور دیکھ
چھوڑ کر
جاسے اور
انکھیں آرام
پونہ میں
سلطان اور
قرون کے
سیکھ اور
انکھ کو
اور کچھ

وجمہ ونبین سب قبر کے پاس مکروہ ہوا ورمہ و مقرر صرف اتنا ہو کہ زیارت کرے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر
 خدای تعالیٰ سے مرد کی مغفرت مانگے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ میں جب جاتے تھے اسکے سوا کبھی
 لگتے تھے سو قبر کا چومنا اور اس کے آگے نہرنا اور شہر میں لگانا اور کمانا پینا سونا سب مکروہ ہے چنانچہ شیخ عین العلم
 و کتاب کشف الغطا وغیرہ میں تصریح ان باتوں کو مسخ کر دیا ہے اور تاج الدین سبکی رح نے فرمایا ہے کہ قبر کا ہاتھ
 چومنا اور بوسہ دینا بدعت منکر ہے اور شیخ عبدالحی دہلوی رح نے مشکوٰۃ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ مسح کندہ قبر اہل بیت
 و بوسہ نہ ہائے راوی بخفی نشود و در کجائک نالہ کہ اگر اس عادت نصاریٰ ست اور ملا علی قاری رح نے شرح مناسک
 میں لکھا ہے کہ قبر کے آس پاس پر سے کیونکہ طواف صرف کعبہ کے واسطے ہے پس نبی و ولی کی قبر کے گرد پہرنا
 حرام ہے اتنی اور بعضی روایتوں میں اباب کی قبر چومنا اور صلی کی قبر کے گرد تین دفعہ تک پہرنا آیا ہے ولیکن وہ
 روا تین ضعیف ہیں اور قزوینی پیش فقہاء و محدثین کا اسکے منع پر ہوا و صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا لعن اللہ علی الذین یؤدوا النصارى ان یخذوا قبورنا بکفهم و یتسایروا فیہا و یسجدوا لہا و یقولون
 ینو و نصاریٰ پر خدائی پہنکار بھیجے اور انہوں نے اپنے پیغمبر کی قبر کو سجدہ گاہ بنایا اور ایجا تا ہوا و کئے مغل
 و صنعت سے یعنی اسی مسلمانوں نے نہا تر اوسکے سے کام لکھنے لگنا سو اسوقت کے بیشتر علماء بلا ایسے اعمال کرتے
 ہیں اور علما کا کتنا ہر گز خیال میں نہیں لاتے کہ انہم ربحہم اور سیوطی رح نے ابن جریر رحمہ سے اور انہوں نے
 محمد بن ابراہیم رح سے روایت کی ہے کہ لکان ابنی صلی اللہ علیہ وسلم یا قی قیور انہم یسجدون علی راس کل قبر
 فیقولون سلام علیکم وبراکات و بکرم فتم عقبہ الذاری فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے سر پر شہید کی
 قبر و ولی زیارت کو آتے تھے اور فرماتے تھے سلام علیکم آخر تک بھیج بخاری و مسلم میں ام حبیبہ و زینب بنت
 جحش رحمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احلال نہیں مسلمانانہ رنگوں کی مرد پر عجم کرنا
 تین شب سے زیادہ مگر شہر پر کہ چار مہینے دس دن اوسکو حلال کرنا واجب نہیں زینب بنت جحش و دنیا و
 عطر اور سرمہ و مسی اور پوئیل نہ لگانا لازم ہے اور مہدی لگانا اور سودا کسم کار لگانا پھینا اور عطرانی پھینا ہی درست
 نہیں کذا فی الحدایہ اور اگر کچھ عذر ہو تو ریشمی پھینا مضائقہ نہیں مطالب المؤمنین اور مشکوٰۃ کے ترجمہ میں ہے
 کہ تین دن کے سوا تقریر کرنا نہیں درست اور تقریر کے معنی صبر سلکنا یا جو غم تو سے کو اور جو کچھ اس زمانہ
 تاوان لوگ زمین اور ملکات کرتے ہیں سب بدعت نامشروع ہے اور زترندی نے عبداللہ بن جعفر رح
 روایت کی ہے کہ جب جعفر کے شہید ہونے کی خبر پہنچی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا
 کہ جعفر کے لوگوں کے واسطے کہا نا ملیدار کرو کیونکہ اون پر ایسی چیز آئی ہے جس میں وہ شغول ہو رہے ہیں یہاں
 معلوم ہوا کہ قریبوں اور دوستوں کو مستحب ہے کہ غمزدان کو کہا نا یہ جین اور جنہوں نے کہا ہے کہ پہلے دن کہا

بیچنا جائز ہو کیونکہ وہ لوگ دفنہ کے گھناٹے میں مشغول رہتے ہیں اور دوسرے دن مکروہ ہو کر نوحہ
 کرنے والیاں وہاں صبح ہوں کیونکہ گناہ کی امداد ہو کر ان کی مطالبہ المومنین اور شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ کے
 ترجمے میں لکھا ہے کہ مردیکے پیچھے سات دن تک صدقہ دینا بہت اچھا ہے اور امام احمد شہین مولانا عبد الغفر
 نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اوائل حال میں مردے راہ نکالتے ہیں کہ زندوں کے کسی طرح کی مدد کو انکو
 جسطرح دوسرے والا فریاد رسو نکالنا نظر رہتا ہے اور صدقہ اور دعائیں اور فاتحہ اسوقت میں بہت کام آتا ہے
 اسی سبب سے نبی آدم ایک سال تک خصوصاً ایک جگہ تک بعد موت کے اس طرح کی امداد میں کوشش کرتے ہیں اور
 مرد کی روح بھی اوائل حال میں خواب اور عالم مثال میں زندوں سے ملاقات کرتی ہے اور اپنا حال کہتی ہے پھر
 بیان سے معلوم ہوا کہ اوائل میں دعا اور صدقے سے مرد کو مدد پہنچانا بہتر ہے ولیکن چالیسی چھاپسی ہی
 کا روز مقرر کرنا صحابہ و تابعین کے قریب نہیں نہ تھا کتاب جامع البرکات اور کشف الغطا میں ہے کہ انچہ بعد
 سالی پانچ شہابی پہلے روز درین دیار طعمای پزند و شبش کند چربی و فل اعتبار نیست بہتر نیست کہ بخور نہ کرے
 تہدق کرنا طعم کا اور ثواب و سکامرد کو پہنچانا جائز بلکہ مستحب ہے ولیکن اسکے واسطے روز مقرر کرنا کہ غاص
 اویں دن ثواب پہنچا اور دن نہ پہنچا خطا ہے کہ ان فی ماتہ مسائل الشیخین الحدیث محمد اسحق الدہلوی واحد اللہ
 الانامی سلمہ اللہ تعالیٰ اور اس مقدمے میں مولوی اسماعیل و مولوی رشید الدخان سے خوب بحثیں ہوتی ہیں
 اور ظاہر حق یہ ہے کہ اگر کسی صحت کو واسطے کوئی شخص کوئی روز صدقہ دینے کے واسطے معین کرے تو مصداق
 نہیں مگر یہ جاننا کہ ثواب حاصل و سیدن پہنچا اور دن نہ پہنچا ممنوع و نامستحب ہے اور جانا چاہیے کہ جب وغیرہ
 کے کہانے ہائے سے اگر انموری یا ہائیوں کی ضیافت کا بدلہ دینا مقصود ہو تو مرد کو خاک بھی ثواب پہنچا
 اور اگر مرد کو ثواب پہنچانا مطلوب ہو تو وہ کہانا صدقہ کا ہو تو نکر کو اسکا کہانا نہیں اچھا تو کہ تعالیٰ انما اللہ
 انظر اربعین نہیں صدقے مگر فقیروں کے واسطے اور مشہور ہے کہ طعام ایتیمیت انگب یعنی مرد کا کہانا نکر
 مرد کرتا ہے اور مصروفات میں ہائے واسطے کو چاہیے کہ وہ کہانا برداری کے تو نکر و نکر سے بلکہ مفلس فقیر
 ہائے برادری کے ہوں یا غیر یا مفضل و سکاکہ ثواب پہنچانا مرد کو دیکو حاصل ہے اور قاضی عبدالکیم بریلوی
 قدس سرہ کہہ سارے زمانے کے ولی تھے اپنے رسالوں میں لکھتے ہیں کہ تجھے میں جو زمین کہ ہند میں ہو تو میں میں
 ویش فروش خشیویات وغیرہ سوچا ہیں اور تین دن تک غمزدیکے گھر کا کہانا کہانا اور اس سے ضیافت لینا
 مکروہ ہے لوات اتقاؤ العیال کما عند الشر و لا عند الشر و لا فی الخزانہ مسئلہ حقیقی سے اس طرح دعا نکالنا کہ
 بھومت نبی وادی کے میری حاجت روا کر و اہی و ملا علی قاری رحمہ نے قواعد الایمان میں لکھا ہے کہ اگر بھومت
 مصطفیٰ گوید شاید مرد دعا میں مستحق ہو مگر شہر الخوام و اشعر الغلام و قریب تک علیہ السلام تا نور مردی است

لہذا مصلحتاً و احتیاطاً دعا کرنا چاہیے کہ اگر مرد کو ثواب پہنچانا مطلوب ہو تو وہ کہانا صدقہ کا ہو تو نکر کو اسکا کہانا نہیں اچھا تو کہ تعالیٰ انما اللہ

اور حسن و حسین بن علیؑ بخاری غیرہ سے منقول ہے کہ دعائیں کوئل با نبی و علیا جائز مستحب ہے اور فتاویٰ سرچشمین
ہے کہ دعائیں بحق فلاں کہنا ابوالفضل کرمانی نے نہ کر وہ لکھا ہے اس واسطے کہ حقتالی پر کسی مخلوق کا حق نہیں لیکن
روایات و آثار سے اسکا جواز مسلم ہوتا ہے اور اتنی راہم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ اگر زانیہ میں تفرک کا بہت غلبہ تھا
اس واسطے کہ کرمانی غیرہ نے بحق کہنا کر وہ لکھا ہے تو ناجوئی ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں اور کسی کا حق نہیں
وہ مالک مختار ہو چکا ہے کہ جسے پس منع کرنا اس لفظ کا اعتناء تھا تھا والا اسکی جو زمین شہدین قال اللہ تعالیٰ
لو کان حقا علینا لقتلنا محمد بن ادریش عبد الحق دہلوی رحمہ نے مذہب اقلوب لای دیا راجحوب میں لکھا ہے کہ جب حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی مائے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اغفر لہما سجدتی و بحق جمیع الانبیاء میں قبل
مسئلہ مدعا پہنچائی و ولی سے اس طرح پر واپس کہ او سکی قبر کے پاس جا کر بار بار بلند کہے کہ اے میرے خدا کے اٹھ لی
اللہ کے میرے واسطے حقتالی سے دعا کر اور جانے کہ اسکا کام صرف دعا کرنا ہی دینا نہ دینا حقتالی کے اعتناء سے
لیکن عوام کو اس سے بھی منع کرنا چاہیے خصوصاً اس مائے میں کیونکہ اندون اس امر میں یہاں تک غلو و افراط
کرتے ہیں کہ بیشک مشرک و عابد الضمن بن جاتے ہیں اور مولوی محمد اسماعیل و عبد الحی و محمد اسحق وغیرہم نے خوب ہی
تجرباں کر کے گواہی دی ہے اور ان کو گو سکے رسالے عورتوں کو اور مرداریوں و سلاویوں پر پرستون گور پرستون کو
سننا ضرور ہو اگرچہ ان میں بعضی باتیں یاد ہیں اور شاید کمال و نکاح اس مثل پر ہو کر کش گیارہ جاری رہی ہو
اور شیخ عبدالحق رحمہ نے لکھا ہے کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر نبی سے مدعا نہار و انہیں جانتے لیکن بعض فقہاء اور
صوفیہ سے ثابت و موثر جانتے ہیں اور شیخ الاسلام کی کشف الغطا میں ہے کہ غیر نبی یا غیر نبی کی قبر سے مدعا نہار
محقق فیہ ہوتا ہے اور فقہاء و دیگر علماء ثابت کرتے ہیں امتداد و جائز جانتے ہیں اور جو کہتے ہیں کہ وہ نہیں سنتا
وہ امتداد سے منکر ہیں اور ان دونوں روایتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے علماء انبیاء کی قبر سے مدعا نہار
جائز جانتے تھے اختلاف صرف اولیاء کی قبول میں تھا اور شیخ عبدالحق رحمہ نے اپنی اکثر تصنیفات میں نبی اور ولی کے
مدعا نہار ناجائز لکھا ہے لیکن جہاں کے اقوال و افعال کو حرام و منوع لکھا ہے اور قاضی عبد الکریم رحمہ کا بھی یہی ہے
تھا اور مولانا عبد الغفر نے جہاں اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ بعضہ از خواص اولیاء اگر اعتبار بحکیم و دارشاد و نبی نوع خود
گردانیدہ اند بحدوث ہم تصرف در دنیا و دہ اند و اولیاء تحصیل کمالات باطنی از انہامی نمایند و ارباب عبادات
حل مشکلات خود از انہامی الملکند و می بایند و زبان حال آتش تہذیب باین مقال است ع میں ہم بجان کر تو آئی
برتن ہو لیکن سلاویہ مداریہ وغیرہ گور پرستوں کو انہوں نے بھی مشرکین میں لکھا ہے اور اس طرح امتداد و
بعضہ علماء نے جائز رکھی ہے کسی طرح مشرک نہیں ہو سکتی اور جو اس کے مشرک ہو نیکا دعویٰ کرنا ہے وہ غلو و افراط
ہو ورنہ لاکل المبین قول اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لہم انہم یستنبطون انہم یستنبطون انہم یستنبطون انہم یستنبطون انہم یستنبطون

اور حسن و حسین بن علیؑ بخاری غیرہ سے منقول ہے کہ دعائیں کوئل با نبی و علیا جائز مستحب ہے اور فتاویٰ سرچشمین
ہے کہ دعائیں بحق فلاں کہنا ابوالفضل کرمانی نے نہ کر وہ لکھا ہے اس واسطے کہ حقتالی پر کسی مخلوق کا حق نہیں لیکن
روایات و آثار سے اسکا جواز مسلم ہوتا ہے اور اتنی راہم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ اگر زانیہ میں تفرک کا بہت غلبہ تھا
اس واسطے کہ کرمانی غیرہ نے بحق کہنا کر وہ لکھا ہے تو ناجوئی ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں اور کسی کا حق نہیں
وہ مالک مختار ہو چکا ہے کہ جسے پس منع کرنا اس لفظ کا اعتناء تھا تھا والا اسکی جو زمین شہدین قال اللہ تعالیٰ
لو کان حقا علینا لقتلنا محمد بن ادریش عبد الحق دہلوی رحمہ نے مذہب اقلوب لای دیا راجحوب میں لکھا ہے کہ جب حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی مائے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اغفر لہما سجدتی و بحق جمیع الانبیاء میں قبل
مسئلہ مدعا پہنچائی و ولی سے اس طرح پر واپس کہ او سکی قبر کے پاس جا کر بار بار بلند کہے کہ اے میرے خدا کے اٹھ لی
اللہ کے میرے واسطے حقتالی سے دعا کر اور جانے کہ اسکا کام صرف دعا کرنا ہی دینا نہ دینا حقتالی کے اعتناء سے
لیکن عوام کو اس سے بھی منع کرنا چاہیے خصوصاً اس مائے میں کیونکہ اندون اس امر میں یہاں تک غلو و افراط
کرتے ہیں کہ بیشک مشرک و عابد الضمن بن جاتے ہیں اور مولوی محمد اسماعیل و عبد الحی و محمد اسحق وغیرہم نے خوب ہی
تجرباں کر کے گواہی دی ہے اور ان کو گو سکے رسالے عورتوں کو اور مرداریوں و سلاویوں پر پرستون گور پرستون کو
سننا ضرور ہو اگرچہ ان میں بعضی باتیں یاد ہیں اور شاید کمال و نکاح اس مثل پر ہو کر کش گیارہ جاری رہی ہو
اور شیخ عبدالحق رحمہ نے لکھا ہے کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر نبی سے مدعا نہار و انہیں جانتے لیکن بعض فقہاء اور
صوفیہ سے ثابت و موثر جانتے ہیں اور شیخ الاسلام کی کشف الغطا میں ہے کہ غیر نبی یا غیر نبی کی قبر سے مدعا نہار
محقق فیہ ہوتا ہے اور فقہاء و دیگر علماء ثابت کرتے ہیں امتداد و جائز جانتے ہیں اور جو کہتے ہیں کہ وہ نہیں سنتا
وہ امتداد سے منکر ہیں اور ان دونوں روایتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے علماء انبیاء کی قبر سے مدعا نہار
جائز جانتے تھے اختلاف صرف اولیاء کی قبول میں تھا اور شیخ عبدالحق رحمہ نے اپنی اکثر تصنیفات میں نبی اور ولی کے
مدعا نہار ناجائز لکھا ہے لیکن جہاں کے اقوال و افعال کو حرام و منوع لکھا ہے اور قاضی عبد الکریم رحمہ کا بھی یہی ہے
تھا اور مولانا عبد الغفر نے جہاں اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ بعضہ از خواص اولیاء اگر اعتبار بحکیم و دارشاد و نبی نوع خود
گردانیدہ اند بحدوث ہم تصرف در دنیا و دہ اند و اولیاء تحصیل کمالات باطنی از انہامی نمایند و ارباب عبادات
حل مشکلات خود از انہامی الملکند و می بایند و زبان حال آتش تہذیب باین مقال است ع میں ہم بجان کر تو آئی
برتن ہو لیکن سلاویہ مداریہ وغیرہ گور پرستوں کو انہوں نے بھی مشرکین میں لکھا ہے اور اس طرح امتداد و
بعضہ علماء نے جائز رکھی ہے کسی طرح مشرک نہیں ہو سکتی اور جو اس کے مشرک ہو نیکا دعویٰ کرنا ہے وہ غلو و افراط
ہو ورنہ لاکل المبین قول اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لہم انہم یستنبطون انہم یستنبطون انہم یستنبطون انہم یستنبطون انہم یستنبطون

یعنی مسیح بن خدای کے واسطے ہیں سو نہ پکارا واد کے ساتھ کسی کو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہو کر آیا ہو اور کھڑا
پکارا تو لوگ اس پر شہرہ ہوتا ہے میں اس گمان سے کہ شاید یہی مالک مختار ہو جو چاہیں اس سے مانگ لیں
حالانکہ یہ گمان محض باطل ہے کیونکہ تو نہیں دیکھتا کہ حق تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہو کہ تھے اے محمد کہ میں اپنی جان کے
قتل و نقصان کا مالک نہیں کو قتل لاکھ لاکھ نفسی الایہ اور شیخ عبدالحق دہلوی ح نے مشکوٰۃ کے ترجمے میں
کس رکھ دیا ہو کہ پیغمبروں کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں سب دن کی بھی قبول نہیں ہوتیں سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اذ اسالت فاسأل اللہ واذکرت فاشکع فاشکع بالیوم یعنی
اگر تو سوال کیا چاہے تو اللہ ہی سے کرو اگر دعوہ نہ ہو تو اللہ ہی سے دہو نہ اور کسی کے چہ
نہیں ہوتا ع کا عجز ترست از منہم ہر جہت بہ ظاہر امرادیہ ہو کہ جو کام حق جل و علا سے خاص ہیں
اور عین دوسرے سے مذکور مانگنا نہیں درست جیسے مارنا جانا مار ورمی اور اولاد کا دینا وغیرہ مالک
اور اگر بالکل سوال استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگوں سے دعا مانگو انا اور نوکر دن کے کاموں میں
مدد چاہنا ہی منع ہو جائے حالانکہ یہ منع نہیں بہر زمانہ ہو کہ ترحمت اللہ علیہم ورحمت اللہ علیہم یعنی جو کچھ
ہونا تا سو پہلے ہی لکھ لیا گیا اب کسی کی سعی سے کیا ہوتا ہو اور مثالیے گئے قلم اور سو کہ کئے ورق فلو
بجود العباد ان یفعلوا یا لکلمۃ اللہ عزوجل لکلمۃ اللہ یعنی اگر سارا عالم بے رضا و سبکی تجھے نصیب ہو
چاہے تو کچھ ہی نہواور کیا خوب اشعار میں کتاب الفرج بعد الشدة میں قطعہ خدا سے خود واقع رنگونی ہویت
چراک باشد اگر خدا خلق بدخواہ اندہ و اگر چنانچہ بدی خواست جملہ عالم بد از آنکہ نیک ساندست کوتاہ اندہ ہم
یقینہ تقدیر ایریز و اند اسیر بد اگر گیند غلام ضعیف و در شاہ اندہ ایمان جہان اگر وہ ہو مہربان تو سب این
مہربان اگر ہی ندے تو کیا دیوین سلیمان پکار کر فرماتا ہو قرآن میں لا یسئرون الا من اراد ان یسئروا
یعنی بے مرضی او سکے کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعا کی ہو کہ اللهم لا تجعل قبری وثناً یعنی بار خدا یا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش
کی جائے یہاں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا سے موت سے شرک کا بت نہ
تھا اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالیٰ میری قبر کو بچائے اور بت کی قبروں کے واسطے یہ دعا
نہ مانگی اس سے معلوم ہوتا ہو کہ آپ کو کشف سے معلوم ہوا ہو گا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہی اور خود
بہادر الدین نقشبند رح کے وقت میں ہی امتداد میں لوگ افرات کرتے تھے اس سبب اکثر حضرت پیر
یہ دہا کرتے تھے بلیت تو تا کو گور مردان را پرستی و بدگر و کار مردان گر و رستی و چنانچہ شاخ
نقشبندیہ کی کتابوں میں مسطور ہے سلمہ جو شخص جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

یعنی مسیح بن خدای کے واسطے ہیں سو نہ پکارا واد کے ساتھ کسی کو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہو کر آیا ہو اور کھڑا
پکارا تو لوگ اس پر شہرہ ہوتا ہے میں اس گمان سے کہ شاید یہی مالک مختار ہو جو چاہیں اس سے مانگ لیں
حالانکہ یہ گمان محض باطل ہے کیونکہ تو نہیں دیکھتا کہ حق تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہو کہ تھے اے محمد کہ میں اپنی جان کے
قتل و نقصان کا مالک نہیں کو قتل لاکھ لاکھ نفسی الایہ اور شیخ عبدالحق دہلوی ح نے مشکوٰۃ کے ترجمے میں
کس رکھ دیا ہو کہ پیغمبروں کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں سب دن کی بھی قبول نہیں ہوتیں سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اذ اسالت فاسأل اللہ واذکرت فاشکع فاشکع بالیوم یعنی
اگر تو سوال کیا چاہے تو اللہ ہی سے کرو اگر دعوہ نہ ہو تو اللہ ہی سے دہو نہ اور کسی کے چہ
نہیں ہوتا ع کا عجز ترست از منہم ہر جہت بہ ظاہر امرادیہ ہو کہ جو کام حق جل و علا سے خاص ہیں
اور عین دوسرے سے مذکور مانگنا نہیں درست جیسے مارنا جانا مار ورمی اور اولاد کا دینا وغیرہ مالک
اور اگر بالکل سوال استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگوں سے دعا مانگو انا اور نوکر دن کے کاموں میں
مدد چاہنا ہی منع ہو جائے حالانکہ یہ منع نہیں بہر زمانہ ہو کہ ترحمت اللہ علیہم ورحمت اللہ علیہم یعنی جو کچھ
ہونا تا سو پہلے ہی لکھ لیا گیا اب کسی کی سعی سے کیا ہوتا ہو اور مثالیے گئے قلم اور سو کہ کئے ورق فلو
بجود العباد ان یفعلوا یا لکلمۃ اللہ عزوجل لکلمۃ اللہ یعنی اگر سارا عالم بے رضا و سبکی تجھے نصیب ہو
چاہے تو کچھ ہی نہواور کیا خوب اشعار میں کتاب الفرج بعد الشدة میں قطعہ خدا سے خود واقع رنگونی ہویت
چراک باشد اگر خدا خلق بدخواہ اندہ و اگر چنانچہ بدی خواست جملہ عالم بد از آنکہ نیک ساندست کوتاہ اندہ ہم
یقینہ تقدیر ایریز و اند اسیر بد اگر گیند غلام ضعیف و در شاہ اندہ ایمان جہان اگر وہ ہو مہربان تو سب این
مہربان اگر ہی ندے تو کیا دیوین سلیمان پکار کر فرماتا ہو قرآن میں لا یسئرون الا من اراد ان یسئروا
یعنی بے مرضی او سکے کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعا کی ہو کہ اللهم لا تجعل قبری وثناً یعنی بار خدا یا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش
کی جائے یہاں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا سے موت سے شرک کا بت نہ
تھا اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالیٰ میری قبر کو بچائے اور بت کی قبروں کے واسطے یہ دعا
نہ مانگی اس سے معلوم ہوتا ہو کہ آپ کو کشف سے معلوم ہوا ہو گا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہی اور خود
بہادر الدین نقشبند رح کے وقت میں ہی امتداد میں لوگ افرات کرتے تھے اس سبب اکثر حضرت پیر
یہ دہا کرتے تھے بلیت تو تا کو گور مردان را پرستی و بدگر و کار مردان گر و رستی و چنانچہ شاخ
نقشبندیہ کی کتابوں میں مسطور ہے سلمہ جو شخص جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

یا اور کسی نبی کو علم غیب تھا کا خبر ہو جائے وہی شرح فقہ الاکبر لئلا علی ان الفکر ہی روح ان الاشیاء
 لا تملکون انشیات من الاشیاء الا ما علمہ اللہ تعالیٰ احیاءاً وذاک الخفیۃ تصیریاً تکفیراً حقاً وان النبی علیہ
 الصلوٰۃ والسلام قد لا یعلم من فی السموات والارض الا ما علمہ اللہ اور صحیح بخاری و مشکوٰۃ میں ہے کہ انصاری
 چوکر بیان شادی میں دفت بجا بجا کر گارہن تہین ہمیں ایک کہنے لگی ع و فینا نبی یعلم ما فی قلوبہ
 یعنی ہمارے دو بیان ایسا نبی ہے کہ کل کی ہونے والی بات جانتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ یہ کہ خدا سے مل و علا ہوا اور سب مسلمانوں کو شرک سے بچا دے کیونکہ یہ نہیں معاف ہوتا اور
 اس کے سوا سب معاف ہو جاتا ہے اور قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان شرک یہ کفر کما دُونَ ذلک لمن یشرک
 فی غیرہ

م

احمد ولد است کہ یہ رسالہ بیان احوال بعث و نشر میں ترجمہ و ماقی الاخیر
 تصنیف امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا مع چند اوراق حالات
 تقریر سنی میں باہتمام محمد عبد الواحد ولد
 محمد مصطفیٰ خان ابن حاجی محمد روش خان غفر لہما
 النان کے شہر لکھنؤ محلہ محمد نگر مطبع مصطفائی
 میں تاریخ بستر ربیع الثانی
 ۱۳۱۰ھ کے کار و دو صد و
 دیکھ جی میں چاہا
 گئی فقط

تو کہ
 و فی ذلک
 اور میں
 چو کہ
 توجہ
 اللہ تعالیٰ
 کہ وہاں
 شریک
 بیجا
 علیہ

رساله موضح الکليات والبيانات والرسوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد اور شکر اور اس خداوند کو لائقِ حمد و شکر کہ جس نے ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور ہماری ولایت کو اسطے یعنی میری راہ سے سیدھا
 راہ کی طرف بلانے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں لے جانے اور علل اور حرام پہنچانے دینے کے لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم اپنے محبوب کو جبرائیل کے طرف سے بھیجا اور قرآن شریف کو ننگے اوپر نازل کیا اور لوگوں کو قائم رہنا بنایا اور سب پر جو زمین
 اور زمین سرور کیا اور سب کو بیکار کر دیا اور اردن پر اور کعبہ پر بھی بشارت بخشی اور لوگوں کو قیامت تک مٹا کر ہی کہا اور لوگوں کو
 قائم رہنے کا نام کے ساتھ ملا با شاعت کا مرتبہ بخشا سحر سے بے انتہا غیبات کیے اور فوکان اور ان شریٰ کو سکھانے کے لیے کلام
 و زبور و حج و زکوٰۃ اور بیعت و غیرہ کتب و تلاوت و غیر خیرات اور کمانے پہنچنے سونے بیٹھنے اور کام کر نیکے طرف لے جانے اور موت
 و حیات کی سیکھنے سکھانے اور فرار کے حکام بتانے اور تقویٰ پر نیکاری و اخلاق و اتفاق و محبت آپس کی مروت کی باتیں اور حج
 اور سکے مانند قرآن سیکھ کر لیکھا حکم کیا اور سب کا مونس منع فرمایا جسکی تفصیل علم و خاصہ متعین کے بوجہ کیواسطے اس کی سن
 اگلی عاتی ہو جاتی ہی برادر اور تو کو قیاس کر کے اپنے تئیں بجا دین کے اللہ رسول کے مستاتیر کیے دن و نین و در شرمندہ ہون
 جس بات کو کا نعل اس ملک ہندوستان میں زیادہ رواج ہو گیا ہے اور کو ہی علم بنام لکھنہ یا کہ مسلمان اسکو مجھ بوجہ کر ان کا سونکے
 گردنجاوین اور پاپاں دوسرے علم پر کھجرا لکی میں کرین کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر آدمی کو اپنے اپنے کام کا علم ہے اور جو جواب دینا ہو گا
 اور جو قوت پائے دے پیر اور سدا جان باورن کے کہ میں نے نہیں دکتے ہیں یا پاپ کر کے ہیں کچھ کام نہ دینگے ایسی باتیں مسلمان اور غیر
 اگر اللہ کو نہ ہو دیکھنا ہوا ہی ہوشیار ہو جاوے گا مونس اپنے تئیں بچاؤ نیا چھوڑے اور آخر چھوڑے کہ کچھ کام نہ لکھا گیا ہے کچھ علم ہے جاوے

بُڑے کاموں کی تفصیل یہ ہے

شکر کرنا یعنی اللہ صاحب کسی قدرت اور علم و وسعین سمجھنا یا اسکی ہی تعظیم کے کام و درجے واسطے کرنا یا اسکے سوا اور کسی
مذرا و زنت کسی مطلب کے لیے کرنا یا اسکے سوا اسے اور کوشش کے وقت بھگانا دماغی دینی اور اس کے مذہبی یا اسکی
بقوت خاصہ نظر دیکھنے والا سنے والا بوجہ بنا نہ اسکی سیکڑاؤں ناہنشیکی چیز شراب تازی گانچا بھانا گ پست تافون مدک چرس
و غیر وہ تو یا بے پناہ لانا کھانا کر لانا بے بغیر نجات سوا کہ اپنی لوٹنے کے دوسری عورت کے پاس جانا بے شر یا عورت کے ساتھ

او اہل کتاب کی غیبت کی جگہ میں غول کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 مقابلے میں کہ دو چند مسلمانوں سے زیادہ دنوں بہاگ جانا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 باباب مسلمانوں سے بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 مسلمانوں کو کشت کرنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 رشتے کو توڑنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 رسول و آل و صحابہ و اہل بیت رسول کو گالی دینا یا حق جاننا یا لغت کرنی یا بکفر کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 سے کرنی یا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 وعدہ کو وفا نہ کرنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 عورت بظلم کرنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 جسے امداد و رسول کے جاننے کو بوجھنے کے واسطے علم حاصل کیا ہوا اور اس کو امداد و رسول کو کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 پوچھنا ہے وہ عالم نہیں جو دنیا کا نیک واسطے کتا میں پڑھے اور رات دن دنیا کی فکر میں لگا رہے اور دین کا علم
 و دوسرے کو نہ سکھائے نہ پڑھائے بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 کھیلنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 تعظیم کی راہ سے عبادت جا کر جانور کو کفر کرنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 پر ایسا مال لینا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 حکم کو مہینا نماز روزہ وغیرہ کرنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 سمجھنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 میں خیانت کرنی بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 کرنی بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 لگانا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 مشغول رہنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 رکھنا بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا
 نے بد مذہب کہ دینا بد مذہب کہ کے درمیان جن باتوں سے منع ہوا ہے ان کا کفر کو کرنا بد مذہب اور کفر کا ایک کلمہ ہے۔ اور اگر کسی نے کلمہ کا کفر کا

